ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

تاریخہائے اشاعت

۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

پڑ ایل نمبر

کچ قیمت جو ہر حال میں
شگی لیجائے گی؟

(صہ)
(عہ)
(ے)
ے باہر
(ے ۱۲)

نمبر ۱۳ و ۱۴ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۴ و ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۱ء مطابق ۳ و ۱۰ ربیع الاول سنہ | جلد ۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مجی فی اللہ مکرمی شیخ صاحب احسن اللہ احوالکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عریضہ ہذا کو بھی آپنی اخبار میں جگہ دیکر مشکور فرمادیں۔ عاجز آپنے پیارے مولا کریم سے اطلاع پاکر جملہ احباب کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ اُس پیارے مولا کریم نے عاجز کو بذریعہ الہام ارشاد فرمایا ہے۔

(۱) "پاک زینہ"۔

جسکی تفہیم یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین کے غلام موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا لوگوں کے لئے واصل باللہ ہونے یعنے روحانی طور پر خدا تعالیٰ کیطرف جانے کے لئے **ایک سیڑہی** ہے۔ یعنے اُسی سیڑہی کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں پہنچ سکتے اور اُسکی رضا اور اُسکا **تقرب** حاصل کرسکتے ہیں۔

دوسرا ارشاد لکھتے ہوئے اگرچہ بڑی سخت شرم آتی ہے پر فرمان الٰہی کے عرض کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ وہ یہ ہے

(۲) "تیری دعا بمنزلہ گھی کے ہے"۔

تفہیم جسطرح انسان جسمانی طور پر غذا کا محتاج ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر روحانی غذا کا۔ تو اسی سیڑہی کے راستہ چڑہنے کیلئے لوگوں کو جو طاقت روحانی غذا کھاکر حاصل کرنی چاہئے۔ اس میں تیری دعا بمنزلہ گھی کے ہے۔ جسطرح گھی مادی غذا کو عمدہ اور طاقتور بنا دیتا ہے اسی طرح تیری دعا لوگوں کی روحانی غذا کو عمدہ اور طاقتور بناکر انہیں اُسی سیڑہی پر چڑہنے کے لئے مضبوط کرتی ہے۔

(۳) "درود شریف کا پڑہنا پڑہنگا کام دیتا ہے"۔

یعنے لوگ جسقدر کمال سے کمال دلی خلوص اور پیار سے قربان ہوکر آپنے آقا و مولا اصل سرچشمہ رحمت فداہ ابی و امی و روحی و قلبی **وروحی** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدہ و لا رسول بعدہ ابداً ابداً خاتم النبیین پر درود شریف بہیجتے رہینگے۔

تو وہ ذرہ ذرہ ترقیات اُٹہنے لئے ہر سیڑہی پر چڑہنیکیلئے پروں کا کام دیگا۔ یعنے جسقدر وہ فدا ہوہوکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑہینگے اُسیقدر اُن روحانی پروں کے ذریعہ سے نہایت ہی تیز پروازی سے اس سیڑہی پر گذر کر آپنے پیارے مولا کریم کی بارگاہ عالی میں پہنچکر رضاء الٰہی کے تاج سے سرفراز اور ممتاز ہونگے۔ اسکے بعد فرمایا

(۴) "پس دیکھو اور سنو کہ تم سب کے سب خدا تعالیٰ کے ہی ہوجاؤ اور تم میں کوئی ذرہ انانیت کا باقی نہ رہے"۔

اب یہ عاجز آپنے عنایت فرمایاں کیخدمت میں دلی تپاک سے الٰہی حکم کی تعمیل کیلئے عرض کرتا ہے۔ کہ آپ صاحبان جس حالت میں کہوں گرتے اُٹہتے موجودہ امام حضرت امیر المومنین کی دعا کی سیڑہی پر سوار ہوجاویں۔ وہ اسطرح سے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت عالی میں زبانی یا بذریعہ عریضہ جات حسب موقعہ اُسے پیارے مولا کریم کے پیار سے ملی ہوئی پاک قوم کی مطابق الگ الگ

کریں کہ "عاجز اپنی ہوا و ہوس کی جہنم کو چھوڑ نہیں سکتا۔

ہمیں حرص دنیاست جان پدر
جہنم گزو داو فرقیاں خبر

لہٰذا حضور خود ہی دعا فرماویں۔۔ اور عاجز کو اسکی شامت اعمال کے گندے دوزخ سے بقصد نجات دلوا کر رضاء الٰہی کے ماتحت اپنی رضا میں لے لیں۔ یا اپنے اپنے حسب منشاء الفاظ جی چاہے لکھیں پر یہ الفاظ للّٰہ حضور خود ہی دعا فرماویں" الہامی طور پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رحم و کرم سے خود سکھلائے ہیں ضرور ہی تحریر کریں۔

جو احباب حضرت امیر المومنین کی خدمت عالی میں حاضر رہتے ہیں جسقدر ہو سکے بار بار بار بار۔۔۔۔۔ دعا کے لئے درخواست کریں۔ اور بظاہر دور رہنے والے احباب کم از کم ہر روز ایک عریضہ مختصر کارڈ پر لکھ دیا کریں۔ ہو سکے تو کارڈ لکھ کر رکھ چھوڑیں ہر روز ایک ڈاک میں ڈال دیا۔

دعا کی سیڑھی پر چڑھنے اور حصول رضاء الٰہی کا دوسرا پہلو زبردست ذریعہ جسے اوس سبحانہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ عالی میں چلنے والے کیلئے مقرر فرمایا ہے۔ پھر جسقدر ہو سکتا ہو آپنے آقا و مولا رحمۃ للعٰلمین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پر چلتے پھرتے۔ بیٹھتے۔ لیٹتے۔ درود شریف پڑہیں۔ وہ پیارا مولا کریم حقیقی موفق آپکو اعلیٰ سے اعلیٰ توفیق عطا فرما کر آپنے حسب منشاء تعمیل کرا دے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

نیز اگر برداشت ہو سکے تو آپنے لئے آپ دعا مانگنے کی بجائے حضرت امیر المومنین کی دعا کو عین آپنی دعا یقین کر کے اسی پر آمین کہتے رہیں۔

یہ عاجز آپنی ذات کیلئے آپنے پیارے بھائیوں کی گرامی خدمت میں یہ تکلیف دیتا ہے۔ نہ اسلئے کہ عاجز نے آپنے پیارے بھائیوں کی بہی خیر خواہی کی ہے۔ عاجز نے تو جو کچھ عرض کیا ہے محض ارشاد الٰہی کی تعمیل کے لئے کیا ہے۔ اور آپنے فرض سے کبھی بھی ہرگز عہدہ برا نہیں ہو سکتا بلکہ عاجز تو اگر نہ صرف آپکے لئے بلکہ سارے جہان کیلئے اسقدر دعا میں مصروف رہے کہ کھانے پینے تک ترک کر کے اسی میں مر ہی جاوے تو بھی کوئی ذرہ بھر بھی الٰہی حکم کی تعمیل سے ہرگز ہرگز سبکدوش ہو ہی نہیں سکتا۔ اس ذریعہ سے نہیں بلکہ اس حیثیت سے کہ جب آدمی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت روٹی کھاتا ہے تو پھر اللہ

میں سے بقدر رحم کھا کر کتے کو بھی ٹکڑا ڈال ہی دیتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ اسی لحاظ سے بقدر رحم کر کے جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح رحمت الٰہی مجسم کی عالیخدمت میں دعا کیلئے عریضہ لکھیں تو نیچے عاجز کے لئے بطور یادد ہانی اتنا تحریر فرمادیں

"ذرہ بمقدار عابد کیلئے دعا" یہ آپکا سلطنت بخشدینے سے بدرجہا بڑھکر احسان ہوگا۔ جسکا عنداللہ اجر پاوینگے۔

نیز جب درود شریف پڑہیں تو ایکدفعہ دن میں اور ایک دفعہ رات یا دن رات میں ایکدفعہ یا جب یاد آجاوے اس عاجز کیلئے یعنے عاجز نجاست مجسم کیطرف سے ہو کر آپنے آقا و مولا کے احسانات کو یاد کر کے دلی خلوص اور نیک سے ایکدفعہ درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى دَائِمًا اَبَدًا دَائِمًا اَبَدًا۔

بس اتنا پورا اس طرح پڑھ دیا کریں۔

عاجز قوی سے قوی امید کرتا ہے اور اُسکے فضل پر اُمید کرتا ہے کہ عاجز کے پیارے عنایت فرمایاں عاجز نجاست مجسم کی اس درخواست کو آپنے پاک دلوں میں جگہ دے کر قبولیت کے تاج سے سرفراز اور ممتاز فرما دینگے ٥

اے آنکہ رہ بمشرب مقصود بردۂ
زیں بحر قطرۂ بمن خاکسار بخش

والسلام

مرسلہ احقر العباد اللہ میر عابد علی از بدو ملہی ۵ اپریل

ضروری اطلاع

کارخانہ الحکم جن کے احباب کے ذمہ بقایا ہے اُن سب کو وی پی بھیج رہا ہے۔ اس واسطے اُمید ہے کہ احباب وی پی وصول فرما کر ممنون و مشکور فرمائینگے۔

مینیجر الحکم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انجمن تشحیذ الاذہان قادیان کی

چوتھی سالانہ رپورٹ

بابت سنہ ۱۹۰۹ء یا سنہ ۱۳۲۷ھ

یہ انجمن قریبًا سوا چار سال سے آپنا کام کر رہی ہے اسکے اغراض میں پہلے بھی احباب کو بتا چکا ہوں۔ لیکن صرف اسلئے کہ بعض نئے احباب بھی آئے ہوئے ہیں۔ اس انجمن کی اغراض کو میں دوبارہ بیان کر دیتا ہوں۔

(۱) نوجوانان سلسلہ عالیہ احمدیہ کو تقریر و تحریر میں مشاق کرنا۔
(۲) اسلام کا نورانی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۳) اسلام پر خصوصًا سلسلہ عالیہ احمدیہ پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں۔ اُنکا تہذیب سے جواب دینا۔
(۴) تاریخ اسلام سے لوگوں کو واقف کرنا۔

۱- اشاعت رسالہ تشحیذ الاذہان۔ یہ رسالہ ۱۹۰۶ء میں جاری ہوا ہے۔ پہلے سال میں سہ ماہی تھا۔ اور ایکسال کے بعد ماہوار کر دیا گیا تھا۔

سال گذشتہ یعنے ۱۹۰۸ء کے آخر میں اس رسالہ کے ۴۲۷ خریدار تھے۔ اسکے مقابل اس سال زیر رپورٹ یعنے ۱۹۰۹ء کے آخر میں ۵۷۶ خریدار تھے لیکن کل شام کو بفضلہ تعالیٰ خریداروں کی تعداد ۸۸۴ تھی ان کے علاوہ کچھ پرچے مفت جاتے ہیں اور کچھ اخباروں کے تبادلہ میں گویا کل ۹۰۷ پرچے نکلتے ہیں۔

آمد و خرچ۔ سال گذشتہ یعنے ۱۹۰۸ء میں رسالہ کی آمد ۔۔ ۷۷۴ تھی اور خرچ ۹-۳-۸۷۶ اس حساب سے گذشتہ سال میں ۶-۱۰-۹۸ کا نقصان ہوا تھا۔ اسکے مقابل اس سال زیر رپورٹ یعنے ۱۹۰۹ء میں کل آمد رسالہ ۔۔۔ ۱۹۱۵ ہوئی ہے۔ اور خرچ ۶-۰-۱۹۵۸ ہوا ہے اس حساب سے سال زیر رپورٹ میں ۔۔۔ ۴۳ کا نقصان ہوا اگر ۱۹۰۶ء و ۱۹۰۷ء کا نقصان ۶-۳-۸۷ اس سال کے نقصان کے ساتھ ملا دیا جاوے تو یا ...

اسی طرح نماز میں لذت حاصل کرنیکے لئے نماز ہی پڑھنی چاہیئے میں آپکو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ انسان ایک ذوق پسند ہستی ہے۔ اور وہ مختلف صورتوں سے لذت اور ذوق حاصل کرنا چاہتا ہے۔ مگر حقیقی لذت خدا میں ملتی ہے۔ **عبودیت** کی حقیقت جسقدر انسان میں پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اسیقدر وہ معرفت الٰہی کی لذت سے سرشار ہوجاتا ہے پس اس حقیقت کو حاصل کرنا چاہیئے جب یہ حقیقت انسان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ تو پھر مصائب اور تکالیف بھی محسوس اللذت ہوجاتی ہیں اور یہی وجہ ہے جو قرآن مجید نے صاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ مومن **لا یحزن** ہوتا ہے غرض آپ لوگ تبلیغ کے کام میں اپنے فرائض کو شناخت کریں۔ اور ہر شخص واعظ کی حیثیت سے کام کرے۔

اب نماز عصر ہوگی اور اسکے بعد حضرت **خلیفۃ المسیح** کا درس قرآن ہوگا۔ اور اس شخص کے منہ سے آپ اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کے حقایق سنیں گے۔ جو فی الحقیقت اسکے سنانے کا حق اور منصب رکھتا ہو۔ جو کامل **عارف باللہ** ہے۔ اور وہ چار لاکھ میں ایک آدمی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود مغفور کی دعاؤں اور تربیت کا **عملی نمونہ** ہے اسی لئے اسنے کہا تھا۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک امت نوردین بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقین بودے

یعنی جب کوئی شخص یقین اور معرفت کے نور سے منور اور معمور ہوجاتا ہے تب وہ

نوردین

بنتا ہے اسسے مقام نوردین کا پتہ لگتا ہے کہ وہ بصیرت اور معرفت کے کس مقام پر ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسکو

ہمارا امام اور ہمیں خلیفہ

کیا ہے ہاں خود خدا نے آپ اسے خلیفہ کیا ہے اسلئے کہ **خلیفہ بنانا** اسی کا کام اور یہ انسانی **طاقت** اور **انتخاب** کا کام نہیں ہوتا۔ پس اس کے بعد

آپ اپنے مطاع اور خلیفہ

کے منہ سے خدا کا کلام سنیں گے۔ میں اب دعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس امام کا سایہ بہت عرصہ تک ہمارے سر پر قایم رکھے اور ہم اس کی دردمندانہ دعاؤں سے فیض حاصل کرتے رہیں۔ اور ہم میں وہ بات پیدا ہو جو وہ پیدا کرنی چاہتا ہے۔ (آمین)

پھر نماز عصر ہوئی اور اسکے بعد درس قرآن مجید ہوا سورہ **طٰہٰ** کا دوسرا رکوع حضرت نے سنایا۔ درس کے بعد حضرت نے بہت **لمبی دعا** کی اللہ تعالیٰ اسے ہمارے حق میں قبول فرماوے آمین۔ ازاں بعد بہت سے احباب نے شرف نیاز حاصل کیا اور سینکڑوں آدمی

داخل بیعت ہوئے

حضرت نے بیعت میں خصوصیت سے مندرجہ ذیل الفاظ اضافہ کئے۔ "میں شرک نہیں کرونگا چوری نہیں کرونگا۔ بدکاریوں کے نزدیک نہیں جاؤنگا کسی پر بہتان نہیں لگاؤنگا چھوٹے بچوں کو ضائع نہیں کرونگا،، نماز کی پابندی کرونگا۔ اور زکوٰۃ روزہ حج اپنی طاقت کے موافق ادا کرنیکو مستعد رہونگا،،

بیعت کے بعد آپنے **حقیقت البیعت** پر مندرجہ ذیل تقریر کی

خلیفۃ المسیح کی تقریر حقیقت البیعت پر

بیعت کے معنے بک جانے کے ہیں جو شخص بیعت کرتا ہے وہ اپنے آپکو بیچ دیتا ہے۔ یاد رکھو کہ اپنے آپکو بیچ دینا معمولی کام نہیں بلکہ بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہے جو شخص بیعت لیتا ہے۔ اسکی ذمہ داری کو تو تم سمجھ بھی نہیں سکتے۔ یہ بہت خطرناک کام ہے۔ اگر ہم اس ذمہ داری کو سوچیں اس ستر برس سے متجاوز عمر میں بھی کیسکو دیکھ کہ دین اور دنیا کے کتوں کی طرح یہ کوشش کریں کہ تمہیں اپنے مطلب پر ڈھال لوں اور کچھ حاصل کرلوں تو اس سے بڑھکر **لعنتی کام** کیا ہوگا۔

خدا تعالےٰ نے اسوقت تک میری پرورش فرمائی ہے اور ہر طرح سے مجھے نوازا ہے۔ میں نے اسکے فضلوں کو اپنے شامل حال دیکھا ہے۔ کیا اس ستر برس کے تجربہ کے بعد بھی میں یہ کام کرسکتا ہوں

پھر تم لوگ اپنا ہرج کر کے اور خرچ کرکے آئے ہو کیا اسلئے کہ کسی **فریبی** کو دیکھو وطن چھوڑ کر اور کرایہ دیکر تمہیں آنا پڑا ہے۔ اور معمولی اخراجات کے علاوہ چندے بھی تمہیں دینے ہونگے۔ پھر وطن اور اقارب سے الگ ہو یہاں تمہیں وہ آرام نہیں ملسکتا۔ جو وطن اور گھر میں حاصل تھا سب کو چارپائی نہیں ملیگی۔ اور زمین پر سونا پڑیگا۔ حالانکہ گھر پر تمہیں چارپائیاں حاصل تھیں وہاں مرضی کے موافق کھانا ملتا تھا۔ یہاں شاید یہ بات نہو وہاں انسان کچھ نہ کچھ کماتا ہے۔ اور یہاں کمایا ہوا بھی دینا پڑتا ہے۔ اس قسم کی مشکلات کو دیکھکر بھی تم اگر محض

دہوکہ کھا کر آتے ہو

تو یہ کیسا خطرناک امر ہے مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔ پھر میرا کام تو اور بھی مشکل ہے۔ میرا حال تو ایسا ہے کہ گویا بیعت لیتے وقت **تلوار کی دہار پر چلنا پڑتا ہے**۔ میرے دل میں کبھی یہ خواہش اور آرزو نہیں پیدا ہوئی۔ کہ لوگوں سے بیعت لوں میں اپنی جان پر کسی کی بیعت کر لینا بیعت لینے سے بہت آسان سمجھتا تھا میرے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہ آئی تھی پیر بننے کی خواہش نہ تھی اور رزق کی طرف سے اللہ تعالےٰ نے مجھے ایسا یقین دلا دیا ہے کہ وہ آپ میری **تمام ضرورتوں کا ضرورتوں سے پہلے تکفل** فرماتا ہے۔ اور ستر برس سے **متجاوز عمر** یعنی اسوقت تک میں نے اسکا تجربہ کیا ہے۔ اور ہر روز کرتا ہوں کہ وہی مجھے دیتا ہے۔ کھانیکو پہننے کو پینے کو اور پھر میرے رہنے کیلئے وہی سامان کرتا ہے۔

پھر تم ہی سوچ لو کہ جس خدا نے مجھے اس عمر تک دیا اور اب اور کتنا وقت رہگیا ہے۔ جسکے لیئے میں اس خدا کے ان انعامات کو دیکھکر بھی پھر فریب سے لوگوں کا مال مارنا شروع کروں؟ یہ بات میرے تو وہم میں بھی نہیں آسکتی۔

اگر ایسا ہو تو میرے **جیسا لعنتی کون ہوگا** (بارک اللہ علیک وفی مالک واولادک وازواجک)

اور اگر تم اپنے مال خرچ کرکے اور تکلیفیں اٹھا کر ایک شریر کے قبضے میں جاؤ تو تم جیسا احمق کون ہوگا مگر نہیں تم کو خدا نے احمق نہیں بنایا بلکہ اسنے تمہیں ان میں داخل کیا ہے

خلافت اور اصلاح

اصلاح شیعہ کمیونٹی کا ایک رسالہ ہے۔ اس میں الحکم کے اس مضمون پر جو مولوی شبلی نعمانی کی تجویز "ملائے اعظم" پر لکھا گیا تھا۔ تنقید کی ہے۔ اور اس کے بہت بڑے حصہ کو نقل کرنے سے پہلے بتایا ہے۔ کہ

> اب قادیانیوں نے بھی شیعہ اصول کے سامنے سر جھکانا شروع کر دیا ہے۔ اور تسلیم کرتے ہیں کہ بیشک خلیفہ کو منجانب اللہ ہونا چاہیئے"

مجھے شیعہ کمیونٹی کے کسی ایسے اصل سے جو قرآن مجید میں بتایا گیا ہو۔ کبھی مخالفت نہیں ہو سکتی۔ اور مجھے کیا کسی بھی مسلمان کو اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ بعض شیعی معتقدات جو انہوں نے آپ اختراع کر لئے ہیں ان سے کسی نیک دل مسلمان کو اتفاق نہیں ہو سکتا۔ اور مجھے تو تعجب ہے۔ کہ ایک شیعہ جس کے مذہب میں تقیہ کرنا درست ہو اس کی کسی بات پر ہم اعتبار کیوں کر سکتے ہیں۔

میں ان شیعی معتقدات پر مناظرہ کا سلسلہ الحکم میں قائم کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ البتہ میں اس غلط فہمی کا ازالہ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جو اصلاح کے ایڈیٹر صاحب نے پھیلانی چاہی ہے۔ میرے اس اعتقاد سے کہ خلیفہ منجانب اللہ ہونا چاہیئے ایڈیٹر اصلاح انتخابی سسٹم کو مدنظر رکھ کر خلافت راشدہ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں انہیں کھول کر بتاتا ہوں کہ خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے جیسا کہ قرآن مجید کے مختلف مقامات اسکی شہادت دیتے اور تائید کرتے ہیں۔ مثلاً انی جاعل فی الارض خلیفہ بیشک میں الارض میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اور ایسا ہی آیت استخلاف ہم انکو بیچ زمین کے خلیفہ بنائینگے۔

غرض یہ بڑی محکم اور مضبوط اصل ہے۔ کہ دنیا میں خلافت حقہ وراشدہ کا قائم کرنا حضرت حق سبحانہ تعالیٰ ہی کا کام ہوتا ہے۔ یہ کسی انسانی بانیہ یا طاقت کا کام نہیں۔ کہ وہ خلافت حقہ کی گدی پر بیٹھ جاوے یا خلافت راشدہ بالکل اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے تھی اسمیں انسانی تجویز اور انتخاب کا دخل نہ تھا۔ ورنہ اگر منشاء الٰہی کے ماتحت صدیقی اور فاروقی خلافت نہ تھی۔ تو جناب امیر کیوں بلا فصل خلیفہ نہ ہو گئے

ہاں یہ امر دیگر ہے۔ کہ منشاء الٰہی کے ماتحت قلوب میں ایک جاذب اور کشش پیدا ہو کر وہ اسی وجود کی طرف جھک جاویں۔ جو امر الٰہی کے ماتحت خلیفہ ہونے والا ہے۔

اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو پھر مشیت ایزدی پر انسانی تدابیر کا فوق اور غلبہ تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ مشیت ایزدی میں منصوص خلافت تو جناب امیر کی تھی۔ اور اسپر متمکن ہوئے حضرت صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

افسوس ہے۔ ہمارے دوست خدا کے قول اور فعل کو باہم متحد کر کے نہیں دیکھتے۔ بلکہ الگ الگ رکھتے ہیں۔ خلیفہ بنانا خدا ہی کا کام ہے۔ مگر وہ جسطرح چاہتا ہے۔ خلیفہ بناتا ہے۔

ایک خلافت بہ رنگ رسالت ہوتی ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ کی کامل تجلی ہوتی ہے۔ وہاں انسانی تدبیر کا کچھ بھی دخل نہیں ہوتا۔ لیکن دوسری خلافت جو اس رسالت کی لو کے نیچے ہوتی ہے۔ اس میں انتخاب کو بھی گونہ دخل ہوتا ہے۔ مگر کل قلوب کو اسی ایک وجود کی طرف متوجہ کر دینا یہ ارادہ الٰہی کی دلیل ہوتی ہے۔ اسکو خلافت بالسکینہ بھی کہتے ہیں۔ اسکی تصریح سورۃ بقر کے ۳۲ ویں رکوع میں واقعہ طالوت میں ہوتی ہے ایسے انتخاب کو انسانی انتخاب کہنا میری دانست میں ہاں میرے اعتقاد میں غلطی ہے۔ بلکہ گناہ ہے۔ یہ میرا ذاتی عقیدہ ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اس سے کسی کو (خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی) اختلاف بھی ہو۔ مگر میں ایسا ہی یقین کرتا ہوں۔ اس لئے۔ خلافت راشدہ میں جو انتخاب ہوتا ہے۔ وہ اس آیت کے ماتحت ہوتا ہے جو لیستخلفنہم میں بصیغہ جمع ہے۔ اسمیں دوسرے وسائط کا ہونا ضروری ہے۔ اور اگر انتخاب فی نفسہ کوئی بری چیز ہے تو پھر جناب امیر کی خلافت بھی معرض شک میں ہوگی

پس ایڈیٹر صاحب اصلاح کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ بالکل سچ ہے کہ خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ اور ایسے فتنہ کے وقت جبکہ ایک نبی یا اسکا عظیم الشان نائب اور خادم دنیا سے رخصت ہوتا ہے۔ محض انسانی منصوبے اور تجاویز کسی کو اسکی قائمقامی پر منتخب نہیں کر سکتے

خدا تعالیٰ خود اس وجود کو چن لیتا ہے

اور لوگوں کے قلوب میں اس کے لئے سکینہ نازل کر دیتا ہے۔ اور وہ خوف جو فتنہ و فساد اور جھگڑے جدال کا ہوتا ہے۔ امن سے تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ یہ سکینت اور یہ امن دلیل ہوتی ہے۔ اس امر کی کہ

وہ انتخاب خدائی انتخاب ہے

افسوس یہ ہے۔ کہ ایڈیٹر اصلاح خلافت راشدہ اور ملک گیری میں تفرقہ نہیں کرتا تؤتی الملک من تشاء بھی بجائے خود درست ہے۔ اور ہم اسپر ایمان لاتے ہیں خدا ہی بادشاہ بناتا اور حکومت عطا کرتا ہے جسے چاہتا ہے اسکا انکار ایڈیٹر اصلاح کو ہو تو میں قرآن مجید کو خدا تعالیٰ کا کلام یقین کر کے اسکے انکار کی جرات کرنے والے کو مومن بالقرآن نہیں کہہ سکتا۔ تعجب ہے۔ ایڈیٹر اصلاح اس نص صریح سے انکار کرتا ہے۔

افتؤمنون ببعض الکتب وتکفرون ببعض

خلافت راشدہ کے ساتھ حکومت بھی ہو۔ یہ جدا امر ہے۔ مگر در اصل خلافت راشدہ کا کام تطہیر قلوب و تصفیہ نفوس ہوتا ہے۔ بہر حال میں ایڈیٹر اصلاح کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ صدیقی فاروقی خلافت حقہ وراشدہ تھی۔ اور وہ کسی شخص یا تجویز کے بنائے ہوئے خلفاء نہ تھے۔ بلکہ خدا نے خلیفہ بنایا۔ اور یہی وجہ تھی کہ جناب امیر نے بھی (رضی اللہ عنہ) شرح صدر سے ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور اپنے طرز عمل سے دکھا دیا کہ ہاں یہی خلافت راشدہ ہے۔ اسی کا نمونہ آج ہم نے دیکھا ہے اور اسی رنگ میں خدا تعالےٰ نے مہدی خلیفۃ اللہ المہدی امام منتظر کی جانشینی کے وقت قلوب میں ایک جنبش پیدا کر دی اور سب نے بالاتفاق نور الدین کو انت صدیقنا کہکر بیعت اطاعت وارتباط کر لی اسوقت عالم میں ایک متنفس بھی نہ تھا جو اسکو حق اور خدائی فیصلہ نہ مانتا ہو فقط ایڈیٹر

اگرچہ یہ ممکن ہے۔ کہ کئی صدیاں گذرنے پر کوئی ایسا وجود بھی (خدا نہ کرے کہ کبھی ہو) ہو جو اسے محض انتخاب سمجھتا ہو۔ ہمارا ایمان یہ ہے کہ وہ خدائی انتخاب ہے میں نے خلافت حقہ وراشدہ کے متعلق اپنے عقیدہ کو صاف کر دیا ہے۔ اب اصلاح اسکے فائدہ اٹھائے یا با منائے اسکا اختیار ہے۔

بلکہ اگر تم دین کی طرف آؤ گے تو دنیا خود حاصل ہو جائیگی۔ دیکھو مسلمانوں نے شروع میں دین کو مضبوط پکڑا تو کیا دنیا ان کو نہیں ملی۔ نہیں ملی بلکہ بڑے بڑے ملکوں کے بادشاہ ہوئے ہاں جب دین کمزور ہوا تو دنیا چھن گئی۔ اپنا معاملہ خدا سے درست کرو۔ اور اگر تمہارا خدا راضی ہوتا ہے تو کوئی پروا نہیں۔ خدا کا مقابلہ کون کر سکتا ہے وہی جو ہلاک ہونا چاہیے۔ پس ہلاکت سے بچو۔ کسی کی طرف سے اپنے دل میں کینہ مت رکھو کیونکہ کینہ تو زکو کبھی چین نصیب نہیں ہوتا۔ اس کا دل ہمیشہ دشمنی کی آگ سے جلتا رہتا ہے گویا کہ اس کے سینے میں دوزخ کی آگ کام کرتی ہے۔

بڑوں کی فرمانبرداری کرو کہ اس میں برکت ہے وہ جس کے دل میں فرمانبرداری کا مادہ نہیں۔ کبھی کسی درگاہ میں مقبول نہیں ہو سکتا۔ اگر چاہتے ہو کہ خدا تک پہنچو تو اطاعت کو اپنا عین فرض منصبی قرار دو۔ نافرمانی کی تباہ کن مرض سے بچو کہ یہ ہلاکت تک پہنچا دیتی ہے۔ اپنے بیجا غصبوں کو روکو کہ یہ بھی کم مہلک نہیں۔ غضب بھی عجیب حرکتیں کروا تا ہے۔ اپنے دلوں سے نفاق کو نکال دو کہ یہ نامردوں کا کام ہے۔ وعدہ شکنی ٹھیک نہیں۔ صاف دل انسان ہمیشہ عزت پاتا ہے سستی کو دور کرو کہ یہ مومن کی شان سے بعید ہے۔

Momen should always be on the alert.

مومن کو ہمیشہ چست ہونا چاہیئے۔ اپنے وعدوں کا ایفا کیا کرو۔ اور اپنے اقوال کا پاس رکھا کرو کہ اس کے سوا اعتبار قائم نہیں رہتا۔ بدظنی کو اپنے دلوں سے نکال دو کہ یہ انسان کی ٹھوکر کا موجب ہوتی ہے۔ آپس میں محبت کو بڑھاؤ کہ اس سے الہی رحمات کا نزول ہوتا ہے لغو عادات کو چھوڑ دو کہ مومن ان سے بچتا ہے بد صحبت سے بچو کہ اسکی اثر بہت برا ہوتا ہے۔ جوانی کی عمر پر بھروسہ نہ کرو کہ موت جوانی کو نہیں دیکھتی کچھ کر لو کیا معلوم کہ کب موت آجاوے۔ بدزبانی سے بچو کہ اس سے تقوے اور طہارت کو نقصان پہنچتا ہے ہمدردی کرو تا لوگ تم سے ہمدردی کریں۔ بڑوں کی عزت کرو تا کہ چھوٹے تمہاری عزت کریں چھوٹوں کا لحاظ کرو تا بڑے تمہارا لحاظ کریں۔ خدا کرے تم ایسا ہی کرو۔

ہمارا داخلہ دوسری تاریخ کو ہوگا ابھی اس بات کا فیصلہ نہیں ہوا۔ کہ بورڈنگ میں رہوں کہ باہر۔ یہ خط عبدالغفور بیگ ناز کو پڑھکر دے دیں۔ کہ وہ دوسرے آپ کے کلاس فیلوز کو سنا دیں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض اسپر تمسخر کرینگے۔ اور ہنستے ہیں کوتاہی کریں گے۔ مگر میں ان کو متنبہ کرتا ہوں کہ ایسی بے پرواہیں کفر تک نوبت پہنچا دیتی ہیں۔ مگر ایسے احباب کی خوشی۔ جبر تو کر ہی نہیں سکتا۔ ہاں میں اس فرض منصبی کو ادا کرتا ہوں اور اس بوجھ سے سبکدوش ہوتا ہوں اس خط کو یہ دعا کرتا ہوا ختم کرتا ہوں کہ خدا تمہارے ساتھ ہو آمین۔

(مرزا بشیر احمد)

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

اپنی نسبت

میری اپنی صحت بھی اچھی نہیں ہے اور ابھی تک بھی نہیں بخار کے علاوہ دردسر کا عارضہ تکلیف دہ ہے۔ ایسا ہی بعض بچوں کی علالت میرے قلم اور ہاتھ کو کام سے روکے ہوئے ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ جو کچھ بھی کر رہا ہوں۔ اسی سوء مزاج میں یہ بھی خدا ہی کا فضل ہے۔ واللہ ذوالفضل العظیم۔

انجمن حمایت اسلام لاہور

میں نے مارچ کے الحکم میں الصلح خیر کے عنوان سے مسلمانوں کو متوجہ کیا تھا کہ وہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے موجودہ تنازعہ میں دخل دیکر مقدمات کے سلسلہ کو صلح سے طے کرا دیں۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ وہ جھگڑا طے ہو گیا یا طے ہونے کو ہے۔ بشرطیکہ ہمارے اخبار نویس بزرگ اس معاملے کو طے ہو جانے دیں۔ لاہور سے ایک جدید اخبار ملت کا اجرا ہوا ہے جو مولوی انشاء اللہ خان صاحب کے برادر عزیز کی ایڈیٹری سے شائع ہوتا ہے۔ مسلمانوں میں قومی احساس پیدا کرانے والے جتنے بھی پرچے ہوں تھوڑا ہے مگر ملت کی پولیسی انجمن حمایت اسلام کے متعلق قابل افسوس ہے۔ انجمن کے ممبر اور ملت و وطن کے ایڈیٹر صاحبان ہمارے ساتھ جو تعلق اخوت اسلام کا رکھتے ہیں ہم جانتے ہیں۔ مگر اس خدا لگتی بات کو کہنے سے میں کبھی نہیں رکونگا۔ کہ انجمن کے چلتے ہوئے کام کی راہ میں کسی قسم کا روڑا اٹکانا سخت نفرت کے قابل بات ہے جب کہ بورڈ آف آربیٹریشن قائم ہو چکا ہے تو اس کا جو کچھ بھی فیصلہ ہو اسپر اعتماد ظاہر کرنا چاہیئے۔ اس کے متعلق ابھی سے مختلف قسم کی رائے زنیاں کرنا اور اس کے فیصلہ کی اشاعت پر مزید رائے زنیوں کے وعدے دینا سراسر خلاف ہے۔ اس کے معنے دوسرے الفاظ میں یہ ہونگے۔ کہ ملت اور اس کے موید اسی صورت میں مطمئن ہو سکتے ہیں۔ جبکہ بورڈ کا فیصلہ بالکل انکی مرضی کے موافق ہو یہ طریق نہایت نفرت کے قابل ہے۔ اور اس سے بورڈ کی تضحیک ہے۔ بورڈ جو کچھ فیصلہ کرے۔ اسے اطمینان کی نظر سے دیکھنا چاہیئے۔ اور اگر عمل درآمد میں اگر اس فیصلہ کے کوئی نقص یا کمزوری نظر آوے۔ تو اس کی اصلاح اسوقت ہو سکتی ہے۔ قبل از مرگ واویلا درست نہیں۔ یہ مشکلات ہیں جو مسلمانوں کو ایک امام کے ماتحت رہنے کی ضرورت بتا رہی ہیں۔ اگر اس اسوہ کو مسلمان ہاتھ سے نہ دیتے تو ان خرابیوں کا شکار نہ ہوتے خدا انکی حالت پر رحم کرے (آمین)

ایک شیعی بزرگ اور مولوی ثناء اللہ امرتسری

فرمان علی ممتاز الافاضل کوئی شیعی بزرگ پٹنہ سٹی کے ایک مدرسہ کے مدرس ہیں وہ ایڈیٹر اہلحدیث کے نام کھلی چٹھی بھیجکر الحکم میں اسکی اشاعت چاہتے ہیں۔ ممتاز الافاضل صاحب نے غالباً یہ سمجھ لیا ہے کہ امرتسری شکر چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دشمن ہے۔ اس لیئے اس کی تذلیل اور تضحیک کے لیئے الحکم کو ذریعہ بنانا آسان ہوگا۔ الحکم ایسی بیہودہ اور قابل نفرت حرکت کرنے سے خدا کی پناہ چاہتا ہے۔ ثناء اللہ امرتسری سے ہماری مخالفت محض حق کے لیئے ہے جن امور میں وہ ہمارے ساتھ اختلاف رائے نہیں رکھتا بلکہ ہمارا ہم عقیدہ ہے اور اسی کو ہم بھی حق

...فرمایا کہ مین اس کتاب کو پڑھکر بہت ہی خوش ہوا ... اور مینے قریب قریب اسی ذوق سے اسے پڑھا ہے۔ جس ذوق سے خدا تعالی کے کلام کو پڑھتا ہون اسلیئے کہ یہ اس کلام کی عظمت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تائید کے لیئے لکھی گئی ہے۔

اس کتاب کی قیمت ۸ سلا جلد اور ۱۰ مجلد کے ہین میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق دہلی سے ملیگی۔

میر عابد علیشاہ صاحب کی تقریر

حضرت کے بعد میر عابد علیشاہ صاحب نے ایک تقریر فرمائی۔ اس تقریر کے لیئے حضرت خلیفۃ المسیح نے احباب کو توجہ سے سننے کی ہدایت کی تہی یہ تقریر بہی تمام وکمال انشاءاللہ اگلی اشاعت مین شایع ہوجلئے گی۔

اسکا بہترین خلاصہ یہ ہے کہ **حضرت خلیفۃ المسیح کی کامل اطاعت خدا تعالی کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔**

شاہ صاحب کی تقریر کیا تہہ آج کی کارروائی ختم ہوئی مین اسوقت تک انجمن کی سالانہ رپورٹ اور خواجہ صاحب کی اپیل کے متعلق کچھہ نہین کہہ سکا۔

مین چونکہ اسپر کسی قدر بسیط سے لکہنے کا ارادہ رکہتا ہون۔ اور رپورٹ کو خود سکرٹری صاحب نے بہی مختصراً پیش کیا تہا۔ کیونکہ وہ اپنی معروفیت کیوجہ سے صرف چند نوٹ کرسکتے تہو اور رپورٹ بعد مین شایع ہوگی اسلیئے مین اسکا یہی خلاصہ کرکے کہتا ہون کہ

دس ہزار روپیہ کے قریب چندہ ہوگیا

دوسرے دن ۲۷۔ مارچ سنہ ۱۰ء کی کارروائی ۱۰ بجے تک تہی۔ جس مین تشحیذ الاذہان کا جلسہ ہوا۔ اس جلسہ کی روئداد بہی بعد مین انشاءاللہ شایع ہوگی۔

یہان صرف حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد کی نظم جو انہون نے

دعا اور استدعا

کے عنوان سے لکہی ہے۔ درج کردیتا ہون

نظم مبارک

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہوجاؤ
اہل شیطان نہ بنو اہل خدا ہوجاؤ
گرتے پڑتے در مولےٰ پہ رسا ہوجاؤ
اور یہ دانہ کی مانند فدا ہوجاؤ
جو ہین خالق سے خفا ان سے خفا ہوجاؤ
جو ہین اس در سے جُدا ان سے جدا ہوجاؤ
حق کے پیاسون کے لیئے آب بقا ہوجاؤ
خشک کھیتون کے لیئے کالی گھٹا ہوجاؤ
غنچۂ دین کے لیئے باد صبا ہوجاؤ
کفر و بدعت کے لیئے دست قضا ہوجاؤ
سُرخرُو رو برو داور محشر ہوجاؤ
کاش تم حشر کے دن عہدہ برآ ہوجاؤ
بادشاہی کی تمنا نہ کرو ہرگز تم
کوچہ یار یگانہ کے گدا ہوجاؤ
بحر عرفان مین تم غوطے لگاؤ ہردم
بانی کعبہ کی تم کاش دُعا ہوجاؤ
وصل مولی کے جو ہوکے ہین انہین پیکر
وہ کرو کام کہ تم خوان ہدی ہوجاؤ
قطب کا کام دو تم ظلمت وتاریکی مین
بھولے بھٹکوں کے لیئے تم رہنما ہوجاؤ
پنبۂ مرہم کافور ہو تم زخمون پر
دل بیمار کو درمان و دوا ہوجاؤ
طالبان رخ جانان کو دکھاؤ دلبر
عاشقون کے لیئے تم قبلہ نما ہوجاؤ
امر معروف کو تعویز بناؤ جان کا
بیکسون کے لیئے تم عقدہ کشا ہوجاؤ
دم عیسی سے بہی زیادہ ہو دعاؤن اثر
ید بیضا بنو موسی کے عصا ہوجاؤ
رہ مولی مین جو مرتے ہین وہی جیتے ہین
موت کے آنے سے پہلے ہی فنا ہوجاؤ
موردِ فضل وکرم وارث ایمان وہدی
عاشق احمدؐ ومحبوب خدا ہوجاؤ

اطلاع

جلسہ نمبر کے نکالنے مین جو دقتین مجھے محسوس ہوئی ہین انکی تصریح کی اسوقت ضرورت نہین مگر اتنا کہنا ضرور ہے کہ اگرچہ طاعون کی وارداتین جلسہ سے پہلے ہی ہورہی تہین۔ جلسہ کے بعد خصوصیت سے تیز ہوگئین۔ اور پریس کے کارندون مین سے بعض کے عزیز اور ہمسایون کی بیماری اور بعض کی وفات نے مجبور کردیا۔ کہ کام بند ہو جاوے تاہم خدا کا شکر ہے کہ جلسہ نمبر شایع ہوگیا۔ اور اس مین تقریباً تمام تقریرین حضرت خلیفۃ المسیح کی جو پبلک مین کی تہین آگئین بجز ایک خطبہ نکاح کے یا بعض پرائیویٹ جلسون کی تقریرون کے وہ بہی آیندہ انشاءاللہ شایع ہوجائیں گی طاعون کی وارداتین ہورہی ہین اسلیئے اگر آیندہ کوئی پرچہ دیر سے شایع ہو تو مجھے معذور سمجھا جاوے۔ (ایڈیٹر)

دار الامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح آپ کا خاندان اور حضرت مسیح موعود کا خاندان بحمداللہ بخیریت ہے دوسرے مہاجرین قادیان خدا کے فضل وکرم کے نیچے حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤن کے فیض سے بہرہ یاب ہورہے ہین۔

(۲) مدرسہ تعلیم الاسلام ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء تک بند کردیا گیا ہے۔ بورڈر گہرون کو چلے گئے ہین جو دو رکے باقی ہین وہ مدرسہ کی کہلی زمین مین خدا کے فضل سے تندرست ہین۔

(۳) حکیم فضل الدین صاحب حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ ربہ کی ہدایت کے ماتحت لاہور تشریف لیگئے۔ وہان ان پر عمل جراحی کے ذریعہ پتھری نکالی گئی ہے انکے لیئے احباب خصوصاً دعا کرین +

یہ بہی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

پہر فرمایا و علمہ شدید القویٰ وہ جس کی طاقتین بڑی مضبوط ہین۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معلّم ہے۔ اس سے پرے کوئی طاقت نہین پہر وہ ذو مرہ ہے بڑا مضبوط وھو بالافق الاعلیٰ اس دل گردے کا انسان کوئی ہے؟

یہہ بہی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

پہر فرمایا۔ اکملت لکم دینکم تعلیم اور ہدایت کو کامل کر دیا اب کسی قسم کے اضافہ کی کبہی حاجت نہین انسان کیلیئے ایمان چاہیئے۔ محافظ ایمان چاہیئے۔ پہر معاملات تمدن معاشرہ اخلاق سیاست چاہیئے۔ معاملات مین بیع شرا اجارہ استجارہ رہن تداین وصایا شہادت کہانے پینے کا ذکر غرض تمام ضروریات دین کی تکمیل کر دی اس سے پرے کسی چیز کی حاجت ہے؟ اگر کوئی ہی توکلوں کی اگر کلین بنا کر دیئے جاتے تو کیا سستی کی رغبت دیئے جاتے۔ اور روزمرہ کے ایجادات و ترقیات سے سبکدوش کیا جاتا۔ اسلیئے اسکی ضرورت نہ تہی۔ غرض کامل شریعت اور کامل ہدایت دی۔

یہ بہی ختم نبوت کی دلیل ہے؟

حضرت صاحب کا ایک شعر ہے۔

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال

لاجرم ختم ہر پیغمبرے

پہر ظلمت بہت بری چیز ہے کفر کی ظلمت ہو رسم کی ہو۔ عادت وجہالت کی ہو بیجا محبت اور غضب کی ہو غرض کسی قسم کی ظلمت ہو بڑے دکہہ کا موجب ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کی ظلمت سے نجات دیتے ہین

یہ بہی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

ایک حدیث مین پڑہا تہا کہ شام کیوقت گہرون کو بند کر کے بچون کو باہر نہ جانے دو۔ برتن ڈہانپ دیا کرو۔ مین عموماً ان ہدایات پر بحمد اللہ عامل رہتا ہون چوہون کو مار دینا چاہیئے احرام کی حالت مین بہی چوہے کو مار سکتے ہین یہ بڑا فاسق ہے۔ کچہہ دن ہوئے کہ مینے نواب لفٹنٹ گورنر صاحب کا شایع کردہ ایک رسالہ پڑہا جس مین لکہا تہا۔ کہ ابتدا ئے ظلمت مین جرمز کا زور ہوتا ہے۔ اور ان تمام اصول کو بیان کیا۔ جنکا نبی کریم نے تیرہ سو برس ہوئے بیان کیا تہا کہ اطہار غرض ہر سکہہ کی راہ آپ نے بتائی۔

یہ بہی آپ کی ختم نبوت کی دلیل ہے

یہ بہت لنبا سلسلہ ہے اور آپ کی ختم نبوت کے اسقدر دلائل ہین کہ گنتے گنتے تہک جاوین وہ ختم نہ ہون۔ اور اب وقت بہت ہو گیا ہے مین رکوع بہی ختم نہین کر سکا۔ غرض یہ ہے مومن بنو اور ان کے جو صفات بیان کئے ہین وہ اپنے اندر پیدا کرو۔

عہد شکن نہ بنو مومن وہی ہوتے ہین جو اللہ تعالیٰ کے حکم کو وفا کرتے ہین۔ اور عہد اللہ کو توڑتے ہین نمازوں کو درست رکھتے ہین۔ بدیوں کے دور کرنیکی کوشش کرتے ہین۔

اب مین ایک بات کہکر ختم کر دیتا ہون ہمارے دوست **میر عابد شاہ** کچہہ کہنا چاہتے ہین۔ اور انہون نے مجہے لکہا ہے کہ مین انکے لیئے سپارش کرون انکی باتین سنو اور شور و شغب نہ ہو اور ہمارے لکہنے والے انہین لکہ لین وہ اخلاص سے کہتے ہین پہر ایک کتاب ہے **دین الحق** یا ہمارا مذہب مینے اسکو بہت غور سے پڑہا اور بہت ہی غور سے پڑہا اور مینے اسکے **پچاس نسخہ** آپ خرید کئے ہین۔ مین پسند کرتا ہون کہ اس کی بہت بڑی **اشاعت** ہو اور **بہت بڑی اشاعت** ہو اور اگر اللہ تعالیٰ کسی کو سمجہ اور توفیق دے اور اس مین کوئی کمزوری ہو تو مجہے اطلاع دے میری **عقل و فکر جہانتک پہونچتی ہے مین اسکو مفید پاتا ہون** اور عبد الحی کی بہی سپارش کرتا ہون اللہ تعالیٰ تمہین توفیق دے۔ آمین،

مجلس نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اس تقریر کے بعد تین نکاحون کا اعلان فرمایا۔ جن مین سے ایک ہمارے مکرم بہائی خواجہ کمال الدین صاحب کی ہمشیرہ محترمہ کا نکاح تہا جو تین ہزار مہر پر بابو غلام محمد صاحب طالب العلم میڈیکل کالج لاہور سے ہوا دوسرا پیر محمد یوسف صاحب مہاجر تاجر قادیان کا بوکالت ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب سید الف شاہ صاحب کی دختر نیک اختر سے بعوض پانچسو روپیہ حق مہر ہوا۔

تیسرا نکاح الحکم کے خاص معاون ونشی عبد الحمید صاحب کے بہائی حافظ عبد العزیز صاحب کا مخلص بہائی مستری حسن دین صاحب کی دختر نیک اختر سے بعوض سوا سو روپیہ حق مہر ہوا۔

خطبہ نکاح جو حضرت نے پڑہا وہ انشاء اللہ آئندہ اشاعت مین درج کر دیا جاویگا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ شادی غمی کی تقریبون پر مسلمانون مین جس قدر مسرفانہ رسوم جاری تہین۔ خدا کے فضل سے وہ سب کی سب دور ہو گئین ہین سلسلہ مین ایک نئے داخل شدہ معزز بہائی کو خصوصیت سے خواہش تہی کہ وہ یہان کی تقریب شادی کو دیکہے چنانچہ وہ یہ دیکہکر ازبس محظوظ ہوا۔ کہ جن رسومات کی اصلاح کے لیئے بڑی بڑی کوششین کیگئیں اور مصلحین قوم نے زور مارا وہ یہان یکدم اڑ گئین یہ بجائے خود ایک الگ مضمون ہے جس پر تفصیل سے بحث کرنیکی حاجت ہے۔ اسلیئے اسوقت صرف اسی قدر پر گنجایش کیجاتی ہے۔ نکاح کے اعلان کے بعد حضرت نے

دین الحق

نامی کتاب کا اعلان کیا یہ وہ کتاب ہے کہ جو میرے مکرم بہائی میر قاسم علی صاحب نے حال مین لکہکر بہت بڑی خدمت سلسلہ کی کی ہے۔ اور جنکا ذکر الحکم کی پچہلی اشاعتوں مین ہوا ہے۔ حضرت نے اس کتاب کے متعلق جو کچہہ فرمایا اسکا لب لباب یہ ہے کہ مینے اس کتاب کو بہت ہی پسند کیا ہے۔ اور مینے اسکی پچاس جلدین نکال خرید کی ہین۔ مین چاہتا ہون کہ لوگ اسے پڑہین اور اسکی اشاعت کرین۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا خود اس کتاب کی پچاس جلدوں کا خریدنا اور احباب کو توجہ دلانا کتاب مذکورہ کی

اہمیّت اور ضرورت کو بتاتا ہے

اسی تاریخ کی صبح کو جب میر قاسم علی صاحب حضرت سے

آپ خاتم النبیین ثابت ہوتے ہین

پہر مین دیکھتا ہون کہ کوئی شخص مہدی مجدد گزشتنا مستبع ہوگا۔ کچھ ہی اسے کہہ لو انگریزی الفاظ مین ریفارمر کہہ لو کچھ ہی ہو یہ ایک خوبی ہے۔ مگر یہ خوبی کسی کو قیامت تک نہین ملسکتی جب تک

وہ آنحضرت کا خادم اور غلام نہ ہو

اس سے معلوم ہوا کہ تمام روحانی فیوض کے حاصل کرنیکا ایک ہی ذریعہ ہے۔ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم اور

یہ آپ کی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام خوبیون کے جامع ہین اور اسی لیئے آپکا نام محمدؐ ہے ساری خوبیان تو اس نام مین جمع ہین۔ وہی رسول ہو سکتا ہے جو محمدؐ ہو آب آپ کے بعد کون رسول ہو سکتا ہے؟ پس

محمد کا لفظ بہی خود ختم نبوت کی دلیل ہے

پہر مینے غور کیا ہے کہ انسان اپنی انسانیت کے لحاظ سے ساری مخلوق پر حکمران ہے۔ مینے اپنی آنکھون سے دیکھا ہے۔ کہ چیتے سے شکار کراتے ہین بازون کو دیکھا ہے۔ کہ کیسے چلے جاتے ہین جو شکار کرکے لے آتے ہین پہر کبوتر کو دیکھا ہے۔ اعلی درجہ کا کبوتر ۲۴ گھنٹہ آسمان پر رہتا ہے۔ پہر جب بلاتے ہین تو آواز کیساتہ واپس آجاتے ہین ایک آدمی ہو کے شیر کے منہ مین سر دیتا ہے یہ ایکقسم کا کسب کمال ہوتا ہے پہر بہت سے لوگ سانپون کو نچاتے ہین چوہون کو دیکھا ہے کہ ان سے تماشا کرلیتے ہین۔ ہاتھی گھوڑون سے ایسا تصرف کرتے ہین انہین کہتے ہین مرجاؤ تو وہ مردہ کی طرح لیٹ جاتے ہین اور انکا حکم مانتے ہین یہ سب انسانی اخلاق کا نتیجہ ہے مگر تو بہی یہ ایک حد کے نیچے ہوتے ہین۔ کوئی ڈاکٹر ہے انجینئر ہے وکیل ہے اکا نوسٹ ہے مصلح قوم ہے۔ سپہ سالار ہے۔ فاتح ہے۔ غرض کسی ایک یا دوسرے خلق مین بڑائی ہوگی مگر اللہ تعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے فرماتا ہے۔

انك لعلى خلق عظيم

جسکو خدا تعالی عظیم کہے اس کی عظمت وہم مین بہی نہین آ سکتی رب العرش العظیم کا عظیم مثیل ہوتا ہے پہر کہا تو یہ کہا لعلی خلق عظیم و زبان کی خوبیون کے لحاظ سے یہ جملہ نہایت عجیب ہے۔

پہر عمدہ اخلاق ایک فضل ہے۔ پہر علم کا نظر لیکچرار ایکا ناک کا زبان کا قوی کا سیاست سپہ گری وغیرہ لاکہون خدا کے فضل ہین۔ اللہ تعالی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرماتا ہے۔

كان فضل الله عليك عظيما

تجہپر اللہ تعالی کا فضل عظیم ہے۔ اب اس عظیم سے پرے تو ختم ہی ختم ہے۔

یہ دلیل ہے ختم نبوت کی

اب ہم نظارہ آنکہہ کان سے کام لیتے ہین۔ ایک کتاب مینے پڑہی اس مین لکھا ہے۔ کہ چرچ آف انگلینڈ کا خرچ ۲۳ کروڑ روپیہ ہے پہر اس مین چرچ آف انگلینڈ جہان جہان کام کرتا ہے۔ وہان کا راستہ اور جغرافیہ بہی دیا ہے۔

ایسا ہی مینے مہاراجہ کپورتھلہ کا سیاحت نامہ پڑہا ہو اس مین انہون نے لکھا ہے۔ کہ وہ پوپ کی ملاقات کو گئے اور وہان دیکھا کہ یورپ کے بہت سے شہزادہ پوپ کی خدمت کو حاضر ہین اور پوپ کے سر پر چنور کر رہے ہین انکو کہا گیا۔ کہ ہاتھ بڑہاؤ۔ مگر پوپ نے ہاتھ نہ بڑہایا۔ پہر انکو کہا گیا کہ ہاتھ بڑہائے رکھو پوپ نے پوچھا کہ کیا تمہاری ریاست مین مسیحی لوگ بہی رہتے ہین۔ کہا ہان کچھ ہین پہر پوپ نے اقرار لیا کہ کیا آپ انکی رعایت رکھنے کا اقرار کرتے ہو اونہون نے اقرار کیا تو ہاتھ بڑہایا۔ جس پر اونہون نے بوسہ دیا۔

اس قصہ کو دیکھکر غور کرو کہ کیسی خواہش اور کوشش ہو رہی ہے۔ اور ہمارے اور انکے امرا مین کیا فرق ہے میرا ایک دوست جٹ زمیندار ہے مگر بہت ہوشیار اور چلتا پرزہ ہے مجہسے اس نے بیان کیا کہ ایک وقت ہزاونر لفٹنٹ سے ملنے گیا ہزاونر نے اسے کہا کہ ملک صاحب! کیا آپ اردو پڑہے ہوئے ہو؟ پہر نہایت عمدہ سنہری جلد والی انجیل لاکر تحفۃ دی اور کہا کہ مہربانی کرکے اس تحفہ کو آپ پڑہ لیا کرین۔ اسکے مقابلہ مین ہمارے امرا جو کچھ کرتے ہین وہ تم سے مخفی نہین اسیلئے تفصیل کی حاجت نہین۔ با این اسلام کا محافظ کیسا ہے؟

خدا تعالی کسی نہ کسی کو پیدا کردیتا ہے۔

اور اس کے ساتہ جماعت کو اکہٹا کردیتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالی کا منشا ہے کہ اسلام دنیا مین زندہ مذہب ہو دیکھو یہود مجوسی اور نصاری مین مجدد نہین ہوتے جنکا خدا تعالی سے تعلق ہو اور وہ خدا تعالی سے فیض حاصل کرکے دوسرونکو فیض یاب کرین۔ وہ لوگ خود قایل مین کہ ان مین سے ایسے لوگ نہین ہوتے اور یہ انکی تعلیم کی کمزوری اور انکے ہادیون کی قوت قدسی کا ضعف ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی ایسی زبردست اور آپکی تعلیم ایسی بابرکت ہے کہ تیرہ سو برس تک برابر ایسے لوگ ہوتے آئے اور ہوتے جائینگے جو احیاء ملت کرتے رہینگے۔ اور انکے ہاتہ پر بہتون کو شفا ہوگی۔ اور وہ دنیا کی ہدایت کا ذریعہ ہونگے۔

یہہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

ایک شخص نے مجہسے انجیل کے رو سے ختم نبوت کی دلیل پوچھی مینے کہا وہان تو بالکل صاف ہے متی کی انجیل مین باغ کی مثال بیان کی ہے۔ (متی ۲۱) باغ کے مالک کا آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہے اور یہ آخر مین ہے۔ اسلئے مالک کے پرے اور کون ہے جسکا انتظار ہو

ختم نبوت کی دلیل ہے۔

پہر قرآن مین ایک جگہ نبوت کا عظیم الشان معیار بتایا ہے۔ اور وہ یہ ہے ما ضل صاحبكم وما غوى جو ہمارا ہادی ہو اس مین تین باتون کا ہونا ضروری ہے۔ اول وہ اجنبی نہ ہو جسکو کوئی نہ جانتا ہی نہ ہو کیونکہ ایسا آدمی تہوڑے دنون کے لئے نیک بن سکتا ہے۔ حالانکہ ممکن ہے کہ وہ شریر ہو اسلیئے ایسا شخص جو ہادی ہونیکا مدعی ہو وہ تم مین سے ہی ہو جس کے حالات سے تم بخوبی واقف ہو۔ دوم وہ بے علم نہو۔ سوم جو وہ تعلیم دیتا ہے اسکا عامل ہو آپ خلاف ورزی نہ کرے کہ دالو! بتاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے صاحب ہین یا نہین! ہین پہر بے علم تو نہین ؟ بالکل نہین پہر خلاف ورزی تو نہین کرتا بالکل نہین اب بتاؤ اس سے آگے کیا شرط ہوگی؟

وہی سنت اور اِل سلسلہ کا تعامل تہا صحابہ کیوقت تو یہ کتابین نہین اونہون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچہ کرتے دیکہا وہی کرتے تہے وضو کرتے دیکہتے تہے تو اسی طرح وضو کرتے نماز پڑہتے دیکہتے نماز پڑہ لیتے روزہ رکہتے دیکہا تو روزہ رکہتے اور اسی طرح آپکو دیکہکر حج کر لیا اخلاق فاضلہ سے متصف پایا آپ بہی ہو گئے یہی سنت ہے ایک نکتہ یاد رکہنے کے قابل ہے مین چاہتا ہون کہ بہت سے دوست اسے یاد رکہین اور اسے پہونچا دین۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عملدرآمد دنیا کے بچے بوڑہے لڑکیان جوان آدمی جوان عورتین بوڑہے مرد بوڑہی عورتین یہود عیسائی غرض ہر طبقہ کے لوگ دیکہتے تہے اسی تواتر سے وہ علم ہم تک پہونچا ہے۔ اب اگر کوئی اس مین ترمیم کرکے کہے کہ نماز کی اتنی رکعت ہے۔

وہ تمام مجنونون سے بدتر مخبوط الحواس ہے۔

صلوٰۃ کے معنے صبح ظہر عصر مغرب اور عشا کی ۱۷ رکعت فرض ہین۔ وتروں کو زیادہ مؤکد کرین تو ۲۰ رکعت اور اس کے سوا ۲۰ رکعت اور یہ عملدرآمد تواتر سے ثابت ہے اسکے لیئے کسی کتاب کی ہمین ضرورت نہین۔

مجہے شوق ہوا کہ شیعون اور خوارج وغیرہ کی نماز دیکہون صوفیون اور محدثین کی نماز کا علم پیدا کرون پہلے غور سے دیکہا اور دریافت کیا مگر وہان بہی ۱۷۔ رکعت فرض ہی پائین پہر جہگڑا کیا؟ کیا روزہ حج کمہ اور زکوٰۃ مین؟ اس مین بہی نہین لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین بہی نہین ملائکہ پہ ایمان اِنا اللہ تعالیٰ کی کتابون اور رسولون قیامت اور تقدیر کو ماننے مین سب برابر ہین

اب اسقدر تعامل اور تواتر کے ہوتے ہوئے اگر ایک سکہہ اٹہکر کہے کہ نماز کے یہ معنے ہین تو کیون کر قابل تسلیم ہونگے مین سچ کہتا ہون کہ قرآن کریم کیساتہ تعامل کا وجود بہت بڑی طاقت کیساتہ ہم تک پہونچا ہی الحمد للہ رب العٰلمین کے معنے جو ہمنے بچپن سے سیکہے ہین وہ بہی اسی طرح تعامل کے نیچے چلے آتے ہین الٰ کے معنے ساری حمد تعریفین ل کے معنے واسطے اللہ معنے اللہ رب کے معنے پالنے والا الٰ معنے سارے عالمین معنے جہانون یعنی ساری تعریفین اس اللہ کے لیئے ہین جو سارے جہانون کا پالنے والا ہے۔

آہ! لوگون نے تعامل کا بہید نہین سمجہا

بچپن کا واقعہ ہے۔ سُنجاری ہمارے گہر مین تہی خلاصہ کیدانی مجہے یاد کرایا جاتا تہا اس مین رفع سبابہ کا ذکر تہا مفتی محمد صادق کی والدہ کے باپ نے کہا کہ خلاصہ کی شرح ہم بہیجینگے چنانچہ کالے کالے بستون مین انہون نے وہ شرح دی میرے بہائی صاحب نے اسے پڑہکر کہا کہ رفع سبابہ کی بات تو درست ہی معلوم ہوتی ہے۔ اسوقت کُتب کا یہ حال تہا مگر اب مطبع کاغذ امن ڈاک کا انتظام اور ریل کا طریق دیکہکر مین تو قربان ہو ہو جاتا ہون آج اگر کتابون کے ذریعہ یہ باتین معلوم نہون تو تعجب نہین مگر اُس زمانہ مین جب کہ سلسلہ کتب نہ تہا۔ تب بہی ارکانِ دین کا علم عام تہا۔ مین سچ کہتا ہون کہ نماز کی شکل روزہ حج کی شکل مخلوق سے اتنی سنی ہوگی کہ گن بہی نہین سکتے اور یہہ کہنا کہ قرآن کریم کو مقدم سمجہتے ہین اسکے بہی معنے معلوم کرنیکے لیئے اول تعامل ہے پہر لغت ہے۔ یاد رکہو ہمارا یہہ ایمان ہے۔

کوئی تحقیق وقرآن والے کوئی مکالمہ مکاشف وحی اگر تعامل کے خلاف ہو تو تیرہ سو برس کے بعد ایسے لال بجہکڑ کی بات کون مانتا ہے۔

یعنی وہی مکالمہ مکاشفہ اور وحی اب بہی قابل تسلیم ہو سکتی ہے جو قرآن کریم اور تعامل کے خلاف نہ ہو

اب مین پہر اصل رکوع کی طرف توجہ کرتا ہون اس آیت مین **جاہل** کا لفظ نہین رکہا بلکہ اُمّی کا لفظ رکہا اصل بات یہ ہے۔ کہ قرآن کریم کے کمالات اور عجائبات مین سے یہ بہی ہے کہ ہر دعوٰی کے ساتہ دلائل دیئے ہین۔ جو دوسری کتابون مین نہین اور یہ ثبوت ہے اس امر کا کہ

رسول اللہ خاتم الانبیاء ہین

قرآن کریم نے ہر تعلیم اور دعوی کیساتہ دلائل دیئے ہین کہ اگر تشریح کرون تو بہت وقت خرچ ہوگا۔ مختصراً بتاتا ہون مثلاً فرمایا کہ شرک نہ کرو اسکی دلیل یہ دی **وھو فضّلکم علے العالمین** یعنے اللہ تعالیٰ نے تمہین دوسری مخلوق پر فضیلت دی ہے اب وہ چیز جسکو تم خدا کے سوا معبود بناتے ہو وہ تو تمہاری خادم ہے مخدوم ہی نہین ہو سکتی۔ چہ جائیکہ ایسے معبود بناؤ۔ اب یہ کیسی روشن دلیل ہے۔ دعاوی اور دعاوی کے دلائل کے آگے کیا ضرورت باقی رہتی ہے۔

یہہ بہی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

دنیا مین مذاہب کے تین بڑے مرکز گزرے ہین۔ ایک ایران ایرانیوں برہما آسام چائنا وغیرہ کا یہ ایرانی مذہب کی شاخین ہین۔ یورپ امریکہ افریقہ کے کنارے اور کچہ ہندوستان کے کنارے یہ عبرانیون کی شاخ در شاخ ہین یروشلم (موعود لینڈ) انکا مرکز ہے۔

بت پرستی کے کمال مین عرب بہی پیچہے نہین رہا۔

یرمیاہ کے نوحہ مین اسکی تفصیل ہے۔

واقعات بتاتے ہین کہ وہ اپنے مذاہب کے بڑے حامی اور زبردست مؤید تہے لیکن **رسول کریم** صلے اللہ علیہ وسلم کا کتنا بڑا کمال ہے کہ تینون مرکز آپنے فتح کیئے دارالسلطنت فتح کر لینے کے بعد اگر کوئی مقابلہ کرے تو یہ مذبوحی حرکت ہوتی ہے۔ اگر سب کا سب فتح کر لیتے تو پیچہے آنیوالون کے لیئے کیا رہتا بہرحال مذاہب کے مرکزون پر کامیابی حاصل آپ ہی نے کی اور

یہ ختم نبوت کی دلیل ہے۔

اللہ کے لفظ پر کسی سماوی کتاب نے قرآن کے برابر زور نہین دیا۔ سب نے صفاتی نام بیان کیئے ہین دیانند نے سو ایک نام کہے ہین جن مین پہلا نام اگنی بہسم کرنیوالی آگ ہے۔ اور اس مین رحم عدل دیا لتا کند یالتا کا نام بہی نہین۔ وحدہٗ لاشریک کہان آلے ہے مگر **اللہ** کا لفظ ایسا ہے کہ اسکی نظیر نہین ملتی یعنی تمام کاملہ صفات سے موصوف اور تمام بدیون سے منزہ معبود یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کو جس قدر مطالعہ کرو اللہ کو موصوف اور باقی صفات ہین اس ایک لفظ سے بہی

یعنی اسی فرمانبرداری کی ابراہیم نے اپنے بیٹے کو وصیت کی اور یعقوب نے بھی کہا کہ اے میرے بیٹو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیئے دین کو برگزیدہ کیا ہے۔ جو فرمانبردار بننے کا دین ہے۔ پس تم فرمانبردار ہو کر ہی مرو۔

اسی ایک نکتہ پر سارے کمالات کا دارو مدار ہے۔ غرض فرمانبرداری کامل فرمانبرداری تمام سکھوں کی جڑ ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ انسانی اور جسمانی علوم سکھ کا موجب ہوتے ہیں۔ تو جاودانی علوم کیوں جاودانی راحت کا ذریعہ نہ ہوں؟ میں اپنے تجربہ سے اور تمام راستبازوں کے تجربہ کے علم سے کہتا ہوں کہ جاودانی علوم سے متمتع ہونے والا کبھی گھبراؤ میں نہیں ہوتا۔ اتنا سکون راحت اسلام کہنے والے کے سوا کسی اور کو نہیں ملتا۔

مگر ایسی سچائیوں کا علم لوگوں کے اتباع سے نہیں ملتا کتنا ہی مقرب ہو کیا وہ قرآن کریم سے بڑھ سکتا ہے۔ کیا ہی صاحب تجربہ و معلومات ہو پھر بھی وہ خالق فطرت کے برابر کب ہو سکتا ہے۔ اللہ یہ کتاب لیکر وہ شخص آیا۔ جو کل کمالات انسانی کا جامع تھا۔ اسی لیئے اللہ تعالیٰ نے کہا۔

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ

یعنی جس نے اللہ اور رسول کی اتباع یقیناً یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے یہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ اللہ کے پیسے اور کیا ہو سکتا ہے جب اللہ کی اتباع کا نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو قرار دیا تو کیوں یہ آیت ختم نبوت کا نشان نہ ہو؟

پھر فرمایا۔ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی

مقام محمد

تو نے نہیں پھینکا جب کہ تو نے پھینکا تھا مگر وہ اللہ ہی نے پھینکا تھا پھر کہا انما یبایعونک یبایعون اللہ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ دراصل اللہ تعالیٰ ہی کی بیعت کرتے ہیں اب غور کرو کہ یہ عظیم الشان مقام کسی اور کو ملا ہے؟ ہرگز نہیں۔

یہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے

ایک عجیب بات اور ہے بڑے دعاوی نہیں بلکہ اسکے ساتھ زبردست دلائل اور بھی ہیں میں نے وید کو سنا ہے اور اعتبار سے اتھروید کے سوا تینوں وید سنے ہیں اوستا ژند اور دساتیر کو پڑھا اور سنا ہے۔ اور گاتھا جو مجوسیوں کی کتاب ہے۔ اسے بھی احتیاط سے سنا ہے۔ پھر اس کے بعد میں نے قرآن کریم کو پڑھا ہے۔ تمہیں تعجب ہوگا کہ جب بدو فطرت سے قرآن سے محبت ہوئی تو شیعوں کی کتابیں بھی پڑھی ہیں ایک کتاب چار سو روپیہ کو آتی ہے بحار الانوار نام اور عربی میں ہے میرے دل میں ہے کہ اسے بھی منگوا کر پڑھ لوں یعنے اسکی مستند اور معتبر کتابوں کو منگوایا اور پڑھا ہے اور میرے پاس وہ ہیں میرے نزدیک ان کی کتابیں معتبر معلوم ہوتی ہیں۔ ہ۔ انکی مسلّم ہیں کافی ہے تہذیب ہ استبصار اور من لایحضر مجمع البیان طبرسی اور نہج البلاغۃ جناب امیر کے خطبات ہیں۔

ان کے مدمقابل خوارج ہیں انکی کتابیں بھی میں نے پڑھی ہیں ایک ۳۰ جلدیں ہے اور میرے پاس ہے۔

(اس کتاب کی ۳۰ جلدیں سنکر ایڈیٹر الحکم نے استعجاب ظاہر کیا۔ اسپر فرمایا۔

کہ ایک سیاح استنبول کا یہاں آیا اور پہلے وہ سلطان روم کے کتب خانہ کی بڑی تعریف کرتا تھا۔ لیکن جب اسنے میرے کتب خانہ کو دیکھا تو کہنے لگا کہ وہ کیا چیز ہے۔ ایڈیٹر)

غرض ان کتابوں کو اس وسعت سے دیکھا ہے پھر سنیوں میں مذاہب اربعہ صوفیوں اور محدثین کا مذہب پڑھا ہے۔ اور ان سب کو پڑھ لینے کے بعد میں ایمانًا کہتا ہوں اور کھول کر سناتا ہوں اور یہ اسلیئے کہ میں نہیں جانتا کہ آیندہ ہم سے کون ہوگا۔ اور کون نہیں مجھ کچھ کہنے کا اور تمہیں کچھ سننے کا موقعہ ملے یا نہیں اسلیئے سنو اور غور سے سنو کہ اس تحقیقات اور تجربہ کے بعد میں علیٰ وجہ البصیرۃ اقرار کرتا ہوں۔ کہ

قرآن کریم جیسی کوئی نعمت اور کتاب نہیں

وہ خدا تعالیٰ کی کامل کتاب ہے۔ اور وہ تمام اختلافات مٹانیکا کامل ذریعہ ہے اور وہ خود اختلافات کا باعث نہیں اسکے ساتھ ہی میں اس شہادت کو بھی علیٰ وجہ البصیرۃ کہتا ہوں۔ کہ

بعد کتاب اللہ بخاری جیسی بھی کوئی کتاب نہیں

میں نے سر سید احمد صاحب کو سو روپیہ اسلیئے دیا تھا۔ کہ تم جو تصنیف کرو وہ مجھے بھیجدو۔ آخری دم تک اسنے اپنے وعدہ کو پورا کیا ہے۔ میں نے اس کی تصنیفات کو خوب پڑھا ہے میں دنیا کے معتقد اون سے بے خبر نہیں ہوں۔ ہیومزم کی کتابیں پڑھی ہیں سب سے بڑی کا ترجمہ پڑھا ہے۔ میں انکو مذہبی رنگ میں آریوں اور عیسائیوں سے زیادہ خطرناک سمجھتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہیومزم ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ یہ بہت ہی گرم ہیں یہ آہی غضب کے پیچھے ہیں

جو تمام انبیاء علیہم السلام کو مکالمہ الہیہ کے دعوی میں جھوٹا سمجھتے ہیں۔

میں یہ بھی علم اور بصیرۃ سے کہتا ہوں میں نے انکی کتابوں کو درستی سے پڑھا ہے۔ یہ چھوٹی چھوٹی کتابیں لکھتے ہیں میں انہیں چند منٹ میں پڑھ لیتا ہوں انہوں نے انبیاء علیہم السلام کو کذاب (معاذ اللہ) مانا ہے۔ اور جو کچھ نرم ہیں انہوں نے دعوی رسالت کو جنون یا دروغ مصلحت آمیز کہا ہے۔ غرض اس ساری تحقیقات کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ

قرآن کریم ہی کامل کتاب ہے۔

اور پھر جب قرآن مجید میں تدبر کیا اور سالہا سال تک تدبر کیا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ

محمد رسول اللہ سے بڑھکر کوئی نمونہ اسپر عملدرآمد کا نہیں

کتاب و سنت

پھر بخاری سے بڑھکر کوئی کتاب تاریخی روایت کے لحاظ سے نہیں اسکے ماورا ہمارے سلسلہ میں قرآن کو کتاب اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عملدرآمد کو سنت کہتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ چند مثالیں دوں تاکہ جو تفرقہ ان میں ہے۔ وہ معلوم ہو جائے۔

جب بخاری امام نہ ہوئے تھے تو بھی وہ مسلمان تھے نماز پڑھتے حج روزہ زکوٰۃ اعمال الاسلام کا پابند تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ علم جو ارکان اسلام اور اعمال کا انکو تھا وہ اسی سنت متواترہ کے ذریعہ انکو ملا تھا۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ابھی امام نہ ہوئے تھے۔ اور فقہ نہیں لکھی گئی۔ محیط اور مبسوط کے مسایل بنے سے نہ نکلے تھے تو کیا وہ مسلمان نہ تھے؟ کیا ہدایہ اور قدوری پڑھکر وہ مسلمان ہوئے تھے۔ نہیں بلکہ وہ جس ذریعہ سے نیک تھے۔

اور سنانے میں قطعاً کوئی دنیوی غرض نہیں اگر کوئی غرض ہوتی تو جو لوگ یہاں رہتے ہیں وہ سب سے پہلے منکر ہو جاتے۔

خدا تعالیٰ کے احسانات

میں روٹی خدا کی دی ہوئی کھاتا ہوں۔ اس معاملہ میں گھر والوں کا بھی مجھ پر احسان نہیں کہ بیوی پکائے تو کھاؤں کپڑا اسی کا دیا ہوا پہنتا ہوں رہنے کو اسی نے مکان دیا ہوا ہے اب تھوڑی عمر باقی رہ گئی ہے کیا معلوم ہے بھی یا نہیں پھر وہ کیا غرض ہو سکتی ہے جو مجھے خلاف بیانی کی ترغیب دے سکے۔ اسقدر چھوٹے ہیں کہ وہ کچھ سمجھ بھی نہیں سکتے۔ شاید خواب و خیال کی طرح ان کو یاد ہو کہ ہمارا ابا ایسا ہوتا تھا۔ پھر کیا میں انکے لئے کچھ جمع کرنا چاہتا ہوں ہرگز نہیں راستبازوں کا واقعہ تقین کرنیکے لئے اعلیٰ مقام ہے اسی طرح پر اللہ جل شانہ کی ہستی پر ایمان آتا ہے۔

اب ہم جاپان اور لنڈن پر تو یقین رکھتے ہیں وہاں کے آئے ہوئے تاروں کو پڑھ کر کبھی وہم نہیں کرتے کہ یہ غلط ہیں پھر کس قدر افسوس ہوگا اگر ہم ان راستبازوں کے منہ سے سن کر یقین نہ کریں جن کی راستبازی اور اخلاق کے پشہ کے برابر بھی کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ انہوں نے خدا تعالیٰ سے سن کر کہا کہ خدا نے کہا ہے۔

انا الموجود

غرض راستبازوں کے منہ سے سن کر تکذیب نہ کرو یہ راستبازوں کی جماعت انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفاء و نواب کی جماعت ہے۔

رجوع بہ مطلب اصلی

ہاں اس رکوع کے شروع میں علم اور بے علمی کے متعلق بتایا ہے کہ علم اور بے علمی برابری نہیں کرتے علم بڑی عجیب چیز ہے۔ انبیاء کا علم اللہ کی کتابوں کا علم ملائکہ کا علم جزا و سزا جنت و نار اور مقادیر الٰہیہ کے علوم ایسی راحت بخش چیزیں ہیں کہ مجھے تو اس سے بڑھکر کوئی خوشی اور خواہش نہیں ہو سکتی اور کوئی لذت اس علم کی لذت کا مقابلہ نہیں کر سکتی میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اسنے مجھے یہ علم دیا ہے۔ اسنے مال دیا تو اسقدر کہ اور حاجت نہیں بے اعتنائی دی تو ایسی کہ ایک ہزار روپیہ کی جانچ

نہیں تم خود دیکھ لو کہ کوئی عزت تمہارے دل میں بھی ہے۔ پھر کیا میں تمہاری کسی بھی چیز کا حاجتمند یا ایلچی ہوں اگر میں جھوٹ کہتا ہوں تو کہدو بس نہیں کچھ کہتا ہوں درد دل سے کہتا ہوں۔

یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو علیم یقین کرنا ہر بدی سے روکتا ہے اللہ تعالیٰ قدوس ہے پاک لوگ ہی اسی سے تعلق پیدا کر سکتے ہیں۔ اور وہ پاکوں کو اپنا بناتا ہے۔ کیونکہ پاک کو پلید سے کیا نسبت جسقدر چیزیں پلیدی کا موجب ہیں ان سے قطع تعلق کرنا تو اسکا آسان گر یہ ہے کہ

سبوح قدوس کا مطالعہ کرو

جب انسان یہ یقین کر لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک ہی اس سے تعلق قرب پیدا کر سکتے ہیں تو وہ بدیوں اور ناپاکیوں سے بچنے کی توفیق پاتا اور پاک فرشتے اس سے اپنا تعلق بڑھاتے ہیں۔

میں تو اس کے مضمون کو دیکھ دیکھ کر قربان ہو جاتا ہوں اور یہ سب اسی کے رحم کا نتیجہ ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ کھانے بنانے جانتا ہوں بادشاہوں کو میں نے بتایا ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ پلاؤ اور روٹی کس طرح پک سکتی ہے۔ پھر انکا استعمال میں نے کیوں نہ کیا ہو؟ ایسا ہی اعلیٰ درجہ کے لباس کی کتر بیونت بھی جانتا ہوں اور اسے پہن کر دیکھا ہے۔ تو بس یہ اعلیٰ سے اعلیٰ راحت اور آرام کیونکر ملتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی اطاعت پر

ایک دہریہ قرآن کریم کے طفیل بچ گیا

میں کس طرح پر قرآن کریم پر عمل کرنیکی روح تمہارے اندر پھونک دوں یہ خدا ہی کا کام ہے۔ ایکمرتبہ ایک دہریہ نے مجھے کہا کہ میں کہیں باہر جاتا ہوں کوئی نصیحت کرو میں نے اس کو کہا کہ تم قرآن شریف پر عمل کر لیا کرو۔ اسے ایک آسودہ جماعت کے ساتھ ایک جگہ جانیکا اتفاق ہوا۔ وہاں عیاشی کے سامان تھے سب تھوڑے آتشک میں مبتلا ہو گئے وہ بچ گیا جب واپس آیا تو میں نے کہا کہ تم کسطرح بچ گئے اسنے کہا کہ میں خدا کو تو مانتا نہیں مگر اس قرآن نے مجھے بچا لیا۔ تب میں نے اسے کہا کہ

لاریب فیہ

اتباع انبیاء سکھ کا موجب ہے

اس کتاب کی شان ہے ریب ہلاکت کو بھی کہتے ہیں یعنے اس کتاب میں کوئی ہلاکت کی راہ نہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ

انبیاء کی اتباع میں کوئی دکھ ہی نہیں

لاریب فیہ کے یہ بھی معنے ہیں کہ اس میں ہلاکت کی تعلیم نہیں بلکہ سکھ کی تعلیم ہے۔ پھر تمام انبیاء نے اپنے آزمودہ نسخوں کو لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے صحابہؓ نے انہیں استعمال کیا پھر دیکھ لو کہ کس قدر نفع اٹھایا ابراہیم کی اصل نسل تو سب جانتے ہیں مگر نمرود کا نام بھی کوئی نہیں جانتا۔ آجکل یہ سوال اٹھا ہے۔ کہ وہ کون تھا؟ بعض کہتے ہیں کہ وہ خیالی نام ہے۔ مگر وہ تھا اور حضرت ابراہیم کا دشمن تھا اور وہ بے نام و نشان ہو کر مٹ گیا۔ لیکن بانام و نشان گویا ابتک زندہ ہے یورپ فخر کرتی ہے کہ وہ ابراہیم کی اولاد ہے۔ نصرانی عیسائی یہودی صابی مسلمان سب کے سب اسکے نام پر فخر کرتے ہیں۔ زرتشت کی قوم اس کو عظیم الشان انسان سمجھتی ہے۔ یہ درجہ اور عزت اسی کی اولاد کو ملی۔

جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکاً

کوئی آسمان کے ستارے یا ریت کے ذرے گنے تو ابراہیم کی اولاد کو گنے جو ابراہیم پر برکت کرے خدا اسپر برکت نازل کرتا ہے۔ جو ابراہیم پر (نعوذ باللہ) لعنت کرے تو اللہ تعالیٰ انسے لعنت کی مار مارتا ہے۔ یہ انعام کیوں ہوا؟

اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العٰلمین

ایک ہی نکتہ ہے اور کامل اتباع اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے جب اللہ تعالیٰ نے اسے کہا کہ تم ہمارے فرمانبردار ہو جاؤ تو کہا حضور میں تو فرمانبردار ہو چکا اور آپ کا کیوں فرمانبردار نہ ہوں۔ آپ تو رب العالمین ہیں۔

ابراہیم فرمانبرداری کی نوعیت اور وجہ نہیں پوچھتا حکم کے ساتھ ہی فرمانبرداری کا اقرار ہے یہانتک ہی نہیں بلکہ ووصّٰی بہا ابراھیم بنیہ ویعقوب یٰبنی ان اللہ اصطفٰی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون

اسی طرح ہاتھ پاؤن اور بعض دوسرے اعضا ہین جنکا اگر نام لین تو بعض شاید اسے خلاف تہذیب قرار دین مگر مین کامل انسان کے اجزا مین انکا کمال دیکھتا ہون یہانتک کہ اگر وہ کمزور ہون تو ایسے شخص کو مردون کی فہرست سے خارج کرکے نامرد کہا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر) فطرت نے ان تمام اعضا کی سیری اور سرور کا سامان رکہا ہے جب ٹٹولنے پر آتے ہین تو بعض موقعہ پر درشتی اور بعض موقعہ پر نرم و ملائم عجیب بہد بخشتا ہے۔ کوئی مخفی طاقت اور راز ہے۔ جو عورتون کے دیکھنے سے بدن مین جوش پیدا ہوتا ہے غرض ان تمام قواعد ویرہ سے یقین پڑتا ہے اور مین اس سے بہی اعلیٰ یقین پر ہون۔ کہ

روح مین بقا کی تڑپ ہے

اگر کروڑ در کروڑ اور سنکہہ در سنکہہ سال بہی حیاتی ملے لیکن جب اس مین فنا ہو پہر وہ میرے دل کو خوش نہین کر سکتی

عارضی نجات پر قصہ اس موقعہ پر مجھے ایک عزیز کی بات یاد آئی۔ وہ ہندو تہا۔ اور پہر مسلمان ہوگیا۔ اسکو ایک آریہ نے کہا کہ تم ہم مین واپس آ جاؤ۔ ہم تمہین مانیکو طیار ہین اسپر اس نے اس آریہ کو کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ مجھے ابدی نجات کی تڑپ ہے اور یہ تمہارے ہان نہین ہے۔ یہان مجھے یہ خوشی تو ہے کہ ابدی نجات ملے گی اسپر آریہ کو خاموش ہونا پڑا۔

روح کی فطرتی تڑپ غرض روح مین ایک تڑپ ہے مین تو اپنی روح کی شہادت دے سکتا ہون مینے ان لوگون کو دیکھا ہے جو تڑپ تڑپ کر خودکشی کر لین بہ نظارے ہمنے طبیب ہونے کی حیثیت سے دیکھے ہین لیکن جب ہمنے انکو کہا کہ ایسا سامان کر دیتے ہین جس کیوجہ سے تم ایسا کرتے ہو تو انہون نے بیحد مسرت ظاہر کی کیون؟ وہان بہی بقا کی فطرت کام کرتی ہے

میرا اپنا دل چاہتا ہے۔ کہ روح ابدالاباد کے لیئے ہو۔ پہر انبیاء علیہم السلام کی تعلیم **عطاءً غیر مجذوذ** سے تو ایسی خوش ہوتی ہے۔ کہ اس نبی کے قدم چوم چوم کر قربان ہو جاؤن مین سچ سچ کہتا ہون کہ **یقین ہی سکھون کا موجب ہے۔**

مین علیٰ وجہ البصیرۃ کہتا ہون کہ میرا مولیٰ دیکتا ہے۔ وہ تمام مولے جو فنا ہونیوالے ہین یہ سکہہ نہین دے سکتے اسلیئے مین ان سب سے بیزار ہوگیا اور تمام ان تعلیمون سے بیزار ہوگیا جن سے **بقاے روح کا مسئلہ صاف نہین ہوتا۔**

خدا تعالیٰ کا قانون ہے کہ اس نے فطری خواہشون اور تقاضون کی سیری کا سامان مہیا کیا ہے روح بقا چاہتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ آواز دیتا ہے۔ **ہان ہم دینگے** روح علم چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے ہم علمی ترقی دینگے یہ علمی ترقی کہانتک ہوگی؟

مین یقیناً کہتا ہون کہ اس کی کوئی حد نہین اسلئے آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم جنکو مین اپنی بصیرت کے لحاظ سے کمالات جسمانی روحانی اور نبوت کا خاتم اور اس کے علاوہ سب مین کامل انسان یقین کرتا ہون انکو بہی یہ تعلیم ہوتی ہے۔

قل رب زدنی علماً

تو اپنے علم کی ترقی مانگ جب تمام نبوتون رسالتون اور کمالات کے خاتم انسان کامل کو **علمی ترقی** کے لیئے یہ دعا سکہائی جاتی ہے۔ تو اس کلمہ کو دیکھکر اور پڑہکر دل اور بہی باغ باغ ہوگیا۔ کہ یہ بہی اسی **بقاے ابدی** کا کرشمہ ہے پس یہ تعلیم ہے۔

جو اسلام کیلئے منوالا کرتی ہے

اپنے بعض کشوف مین نے اس موجودہ ڈیہڑ مین بعدالموت لوگون سے ملاقات کی ہے۔ اور جنت و جہنم کے حالات اور نیکیون اور بدیون کے متعلق اتنے سوال کئے ہین ہماری صحبت مین رہنے والے ان قصص سے واقف ہین اور بعض کے نام سے بہی واقف ہین مین چہوٹا سا تہا مینے ایک شخص کو دیکھا۔ وہ بہت مضمحل ہو رہا تہا مینے اسے کہا کہ کیا تم بیمار ہو اسپر اسنے پکڑ کر ایک عورت کو میرے سامنے کیا اور کہا کہ اس کے عشق کی اب بہی سزا دیتے ہین مجہے اس واقعہ پر عورتون سے ایسی نفرت ہوئی کہ ان کا چہرہ بہی ناگوار ہوگیا یہان بعض لوگ بیٹھے ہین کہ جو اس قصہ سے واقف ہین ہمارے گہر مین ایک عورت روٹی پکاتی تہی مینے کہا کہ روٹی ڈیرے پر بہیجدیا کرو۔ اتفاقاً مین اسجگہ گیا جہان کی وہ عورت تہی جو مجھے دکہائی گئی۔ پہر اس محلہ مین گیا جہان کی عورتین بہت حسین ہوتی ہین چونکہ وہان میری وجاہت تہی مینے عورتون کے ایک گروہ کو کہا کہ مائیو ذرا ٹھہر جاؤ۔ وہ ٹھہر گئین۔ اور مینے غور سے دیکہا تو وہ لڑکی ان مین مجھے نظر آئی مینے ان عورتون کو کہا کہ اس کو ذرا میرے پاس بھیجدو۔ انہون نے اسے دہکا دیکر آگے کر دیا۔ مین نے اس سے اسکا نام پوچہا جو اس نے بتا دیا۔ اس کے بعد مینے ایک شخص سے جو اس مرنے والے سے واقف تہا پوچہا کہ وہ کسی پر عاشق تہا۔ وہ یہ سن کر حیران ہوگیا۔ اسنے کہا کہ مرتے وقت اسکا سر میری ران پر تہا اور میرے اور اللہ تعالیٰ یا اس لڑکی کے سوا کسی کو معلوم نہین کہ وہ کسی پر عاشق بہی تہے مینے کہا عشق و مشک را نتوانست نہفت

کلّمہم الموتیٰ تک تو نوبت پہونچ چکی تہی۔ اسپر جب مینے یہ حالات بتلائے۔ تو اسے بہت تعجب ہوا۔ مگر اس واقعہ نے میرے قلب پر بہت اثر کیا۔ اور مجھے عورتون سے حد سے زیادہ نفرت ہوگئی۔ اور خوف غالب ہوگیا مگر مینے اس واقعہ کو ایمان کے لئے مفید پایا۔

کیونکہ ایمان خوف اور رجا کے درمیان ہوتا ہے

پہر مینے ایک شخص کو دیکہا کہ بہشت مین ہے غرفات مین ہے وہ سمان ابتک میری آنکھون کے سامنے ہے مین اسے جانتا تہا کہ وہ شرابخور اور عیاش تہا۔ مینے اس سے پوچہا کہ تمہارا گذر یہان کیونکر ہوا۔ اسنے جواب دیا کہ میری غریب الوطنی پر رحم ہوگیا۔ بعد اس کے ہمنے ایک آدمی سے اس کی بابت پوچہا۔ تو اسنے کہا کہ وہ سررشتہ دار تہا منوالا رہتا تہا ایک روز کچہری سے نکلکر گہر کو آیا۔ مگر وہ گہر نہین پہونچا اس کے متعلق بہت دریافت کیا ابتک پتہ نہین اس واقعہ پر دو سال گزرنے کے بعد ایکدوست آیا اسنے کہا کہ وہ مرگیا جب پوچہا کہ کہان تو اسنے کہا کہ وہ پاپیادہ حج کے لیئے بمبئی جا رہا تہا کلیانی مین پہونچکر مرگیا۔ تب اسکی غریب الوطنی کی حقیقت مجھپر کہلی کہ دل مین کیسی سچی توبہ کی تہی۔ اور وہ خدا تعالیٰ نے قبول کرلی یہ باتین مین ان لوگون کیلئے پسند کرتا ہون۔ جو مجھے راستباز یقین کرتے ہین اور جو ان باتون کے پہونچانے

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ
كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ
الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ
وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ
وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ؕ وَ
الَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَا
نِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۙ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا
وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۚ سَلٰمٌ
عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ؕ وَ
الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ
وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ
فِى الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ
الدَّارِ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ
وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى
الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ع

علم و جہل

ایک علم ہوتا ہے اسکے مقابلہ میں ایک جہل ہوتا ہے ساری انسانی خوبیاں اور سارے کمالات علم صحیح کیساتھ وابستہ ہیں اور سارے دکھہ درد اور مصائب جہل سے ملے ہوئے ہیں علم ہوتا ہے اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ علم ہوتا ہے رسولوں کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ علم ہوتا ہے اللہ کی کتابوں سے آگاہی ملتی ہے۔ علم ہوتا ہے تو ضروریات کا استخراج کرتے ہیں علم ہوتا ہے تو عجائبات مخلوقات کا مطالعہ کرکے اپنے منافع کی اشیاء کو جمع کرتے ہیں اسی علم کے عجائبات میں سے سٹیم انجن ہیں میرے اپنے مطلب اور مذاق کے موافق اس سے کتابیں چھاپنے کا کام لیا جاتا ہے اور بعض کے مذاق کے لیئے اخبار ناول اور ہر قسم کی تصنیفات چھاپی جاتی ہیں اور انسانی زندگی کی بہت سی ضروریات اس سے وابستہ ہیں اسی کے ذریعہ سے سفر کی سہولتیں پیدا کی ہیں۔ چنانچہ ریل اور جہازوں کے سفر آسان کردیئے ہیں پھر ہزاروں ہزار کارخانے کہانے پینے پہننے کی اشیاء کے اور سونے اٹھنے سواریوں کے آرام کے اس سے چلتے ہیں۔ مگر جن کو کامل علم نہیں وہ تکالیف برداشت کرتے ہیں۔

یہ علم کا ایک نظارہ ہے

علم دین کا ہو یا دنیا کا صحیح ہو وہ ہر حال میں انسان کے لیئے راحت اور آسائش کا ذریعہ ہو جاتا ہے عجیب غریب انسان دنیا کا جسکا نام ابراہیم ہے۔ (علیہ السلام) وہ اپنی دعا میں اسی لیئے کہتا ہے ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ

انسانی کمالات کی تقسیم

انسان میں دو قسم کے کمالات ہیں ایک جسم کے آرام کے لیئے اور دوسرے روح کے لیئے جسم کے آرام کے لیئے کہانے پینے پہننے مکانات عیش و آرام اور سواریوں کے سامان معلومات کے سامان دوستوں سے ملنے کے سامان بیویوں اور بچوں سے تعلقات اور انکے عجیب دل خوش کن شواغل قوم میں عزت و وقار ہے اور دوسروں پر حکومت کرنیکو ملے یہ جسمی آرام ہے ایکطرف تو اس آرام کی خواہش دوسری طرف جسم کے لیئے ایک وقت محدود کردیا بلکہ کل یوم ھو فی شان فرمایا صوفیائے تو یہاں تک لکھا ہے کہ انسان ہر آن میں فنا ہو کر نیا بنتا ہے۔ جو حالت ہماری باپ کے جسم میں (برنگ نطفہ تہی) وہ آج نہیں پھر جو ماں کے پیٹ میں تہی وہ بھی نہیں پھر بچے تہے جوان ہوئے۔ اور بڑھاپے میں اور ہی قسم کے اعضا ہوتے ہیں غرض یہ مسلم بات ہے کہ یہ جسم ہر آن معرض تحلیل میں رہتا ہے اگرچہ ڈاکٹروں میں بحث ہے کہ تین سال بعد یا سات سال بعد یہ جسم بدل جاتا ہے۔ مگر میں تو یہی مانتا ہوں۔ کہ ہر آن تحلیل اور تبدیل ہوتا ہے۔ پھر جب ایسے فنا پذیر کارخانہ کے لیئے اسقدر اخبار کتابیں تمدن کی طاقتیں بھیجی گئی ہیں۔ جو ایکدم میں الگ ہو جاتا ہے۔ تو

دائمی بقا کے تقاضے کے لئے کیا کچھ ہوگا؟

ایک روح ہے اس میں ایک تڑپ ہے کہ ہم ضائع نہ ہوں جب سے انسان پیدا ہوا ہے۔ میرا یقین ہے کہ اسی وقت سے اس نے طب کیلئے ہاتھ پیر مارے ہیں اور ہمیشہ اس میں ایجادات اور ترقیوں کا سلسلہ جاری رہا ہے؟ کسقدر دوائیں نئے دن ایجاد ہوتی رہتی ہیں۔ کیوں؟ مطلب صرف یہ ہے۔ کہ فنا ظاہری بھی طاری نہ ہو

فطرتی تقاضے پورے ہوتے ہیں

جس قدر قویٰ انسان کو دیئے گئے ہیں۔ اسکا سامان بھی ساتھ ہی عطا فرمایا گیا ہے۔ میں دیکھتا ہوں مجھے جب فطرتی قویٰ دیئے گئے ہیں اسکا سامان بھی ساتھ ہی عطا فرمایا گیا ہے۔ آنکھہ ملی ہے تو خدا کے فضل کے نیچے میری نظر مضبوط اور محفوظ ہے۔ وہ تکان محسوس نہیں کرتی اسکے ساتھ ہی میں دیکھتا ہوں فطرت میں عجیب عجیب خوشنما نظارے موجود ہیں ہر چیز جو جمال رکہتی وہ اسے خوش کرتی ہے قدرت کی دلچسپیاں دیکھہ دیکھہ کر میں دنوں خوش رہتا ہوں مجھے کتابوں کا شوق ہے۔ انہیں دیکھکر بہت ہی خوش ہوتا اور قدرت کے تمام نظاروں سے (جو آنکھہ کو اپنی طرف محو کرتے) بڑھکر اس نظارہ سے مسرور ہوتا ہوں۔ کبہی میں شاعر ہوتا تو کتابوں کی سطروں اور الفاظ کو خط و خال سے تشبیہ دیتا۔ غرض آنکھہ کی دلچسپی اور سرور کے لیئے جمال کا سامان دنیا میں موجود ہے

پھر فطرت نے کان دیئے ہیں وہ عمدہ بات سننا چاہتے ہیں۔ خواہ وہ کامیابی کی کوئی خبر ہو خواہ عمدہ آواز ہو۔ خواہ صحت و عافیت کا نسخہ ہو۔ بہرحال قدرت نے کان کے لیئے آواز کا سامان دیا ہے۔

میری ناک میں خاصیت ہے کہ نہایت ہی عمدہ گلاب کا عطر جو پچاس ساٹھ روپیہ تولہ کا ہو وہ اسے بہت خوش کرتا ہے پھر بو باس راحت کا موجب ہوتی ہے۔ غرض فطرت نے اس کیلئے بھی سامان دیا ہے۔

میری زبان ذوق کا علم رکہتی ہے۔ وہ قسم قسم کے عمدہ سے عمدہ کہانے کبہی نمکین کبہی مرچ کے مزے کبہی پہیکے میٹھے ترشی اور شیرینی ملاکر غرض ہر قسم کے مزوں سے زبان لطف اٹہانا چاہتی ہے۔ اور خدا کا شکر ہے کہ یہ سب سامان اس کے لیئے موجود ہیں۔

پھر میری زبان قسم قسم کا بولنا چاہتی ہے۔ عجیب عجیب قسم کے مضمون اٹھاتی ہے اور اسکا سامان موجود ہے۔

ٹورنیمنٹ کے انعامات کا جو جلسہ مدرسہ مین کیا گیا تہا مینے اس مین اپنے خیالات کا اظہار کیا تہا اور عملی رنگ مین تقریباً ایک سو روپیہ کی کتابین اس موقعہ پر طلبار مین تقسیم کرنیکے لئے دی تہین۔

جناب مولوی صدر الدین صاحب نے اس موقعہ پر جہان میری تائید کی وہان انہون نے بتایا تہا۔ کہ خاص طور پر بعض احباب کو انہون نے انعامات کے لیئے لکھا ہے۔ چنانچہ یہہ تقسیم انعام کا جلسہ ان احباب کی غائبانہ توجہ کا کرشمہ تہا۔ اس موقعہ پر تقسیم انعام کی جلسہ کی تقریب سے ہمنے فائدہ اٹہانیکی کوشش نہین کیگئی۔ مینے اس تقریب کے متعلق اعلان کرتے وقت بیان کیا تہا کہ تقسیم انعام کے متعلق مولوی صاحب بیان کرینگے مگر احباب کو وہ موقعہ نہ ملا۔ جو انعام کیلیئے باقاعدہ ایک تحریک کی جاسکتی اور بعض **خصوصیات انعام** کے طریق کے لیئے پیش کیجاتین۔ بہرحال انعام دینا بڑی ضروری تحریک ہے۔ خدا نے توفیق دی تو مین پہر لکہونگا۔ غرض چند نامعلوم احباب کی توجہ سے یہ انعام دیا گیا۔ اور اس مین دو قسم کے انعام تہے۔ اول ان طلبا کے لیئے جو دینیات مین اول ہو دوم انکے لئے جو اپنی جماعت مین اول رہی بعض ہندو طلبار کو بھی انعام ملا۔ اسلیئے کہ وہ اپنے مضامین مین اول تہے۔

یہہ انعام خانصاحب محمد حسین خانصاحب جج میرٹھ سے اپنے ہاتہ سے تقسیم کیا اساتذہ مین تعلیمی شوق پیدا کرنیکے لئے قابل ہیڈ ماسٹر نے ایک انعام شاخہائے تعلیم الاسلام کے لیئے رکہا تہا جو منشی سکندر علی صاحب مدرس شاخ دینیات تلونڈی کو ملا۔ ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحب کی یہ کارروائی ہر طرح تحسین کے قابل ہے۔ اس سے پیشتر کہ انعام تقسیم ہوتا۔ ایڈیٹر الحکم نے ایک بچہ عبد الباسط کو پیش کیا جو غیر احمدی ہے اور ابھی مدرسہ مین نووارد ہے۔ اس نے اپنے تجربہ سے لوگونکو اپنے بچے یہان بھیجنے کی تحریک کی اسنے جو مضمون پڑہا مینے اسے قبل از وقت دیکھ لیا تہا اور کہین کہین مناسب اصلاح بھی کر دی تہی تاہم خیالات اور انکی ترتیب اسکی اپنی ہے بعض لوگ غالباً اس مضمون کو دوم مڈل کے ایک بچہ کی قابلیت سے بڑھا ہوا پائین گر میرے نزدیک یہ معمولی امر ہے۔ اسلئے کہ یہ لڑکا نہایت ذہین اور مضمون رس ہے۔ اسکو خدا کے فضل سے معقول اور متین بات کہنے کا مذاق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا اور اپنا فضل کیا تو یہ لڑکا بولنے والا ہوگا۔ کئی ہزار کے مجمع مین دوسرونکا مضمون بھی نہین پڑھا جا سکتا چہ جائیکہ وہ اپنا مضمون پڑہ دے جو لوگ جلسہ مین موجود تہے انہون نے دیکھا ہے کہ اس نے کس جرأت سے اسے پڑہا بہرحال وہ مضمون حسب ذیل ہے۔ (ایڈیٹر)

بزرگان قوم! مین بڑی جرأت کے ساتہ آپکے پلیٹ فارم پر کھڑا ہوتا ہون۔ اس معزز جگہ پر میرے جیسے کم سن بچے کا کھڑا ہونا اور کچھ کہنا بہتون کے لئے تعجب اور حیرت کا موجب ہوگا۔ مگر مین اپنے دلی جوش سے مجبور ہون مین خیال کرتا ہون۔ آپ مین سے بہت ہی کم میرے جاننے والے ہونگے۔ اور مین پسند کرتا ہون۔ کہ مین اسی طرح غیر معروف رہون صاحبان! مینے اپنے گہر مین اور اپنے بزرگ اور ہمدرد مشفق کے فخر باپ کے ساتہ رہکر اس مضمون پر عام مسلمانون کے خیالات کو سنا ہے کہ مسلمان دن بدن کمزور ہوتے جاتے ہین۔ کیا دنیوی پہلو سے اور کیا دینی پہلو کے لحاظ سے مسلمانون کے تنزل پر بحث کرنا اور اس بڑے مجمع مین میرے جیسے کم عمر اور کم علم بچے کا کہنا بہت بڑی جرأت ہے۔ مگر مین یہ عرض کئے بغیر نہین رہ سکتا کہ مسلمانون کی کمزوری اور تنزل کا اصلی سبب قرآن مجید کی علمی اور عملی لحاظ سے چھوڑ دینا ہے۔

قرآن مجید کی تعلیم پر دنیاوی تعلیم کو مقدم کیا گیا ہے اور عملی حالت تو جس حد تک گر چکی ہے۔ وہ آپ سے پوشیدہ نہین ہے۔ جو لوگ دنیوی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے ہین انہون نے مسلمانون کی دوبارہ ترقی کے لیئے یہی ایک راہ قرار دی ہے۔ کہ مسلمان انگریزی تعلیم کی اعلیٰ قابلیت پیدا کر لین اور اعلیٰ درجہ کی ڈگریان حاصل کرین تاجرون سے اگر پوچھا جائے تو وہ مسلمانون کی ترقی کے لیے تجارتی رنگ بتائینگے میری سمجھ مین اس قسم کے خیالات صرف دوسری قوم کی موجودہ ترقی کو دیکھکر پیدا ہوئے ہین۔

مسلمانون نے دوسری قومون کو خوشحال اور آسودہ حال دیکھا تو جس طرح سے انہون نے دنیوی ترقی حاصل کی اسی کو اپنے لیئے رہنما قرار دے دیا۔ حالانکہ اگر وہ سوچتے تو انہین معلوم ہوتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاک جماعت کو یعنی صحابہ کرام کو یورپ کے علوم و فنون نہین پڑہائے تہے بلکہ انکو سیدہا سادہ مسلمان بنایا وہ خدا کے فرمانبردار بندے اور اپنے رسول کے قدم بقدم چلنے والے تہے انکی تعلیم کا کورس قرآن مجید تہا جسنے انکو دنیا مین ایک ایسی نامور قوم بنا دیا۔ کہ وہ ساری دنیا کے استاد مانے گئے اور عرب سے نکلکر مشرق مغرب مین پہیل گئے پس اگر مسلمان پہر کوئی ترقی حاصل کرین اور اس گری ہوئی حالت سے اٹھنا چاہتے ہین تو اس کے لیئے ایک ہی راہ ہے کہ قرآن مجید کو مضبوط پکڑین اور مسلمان اپنے بچون کی تعلیم قرآن شریف سے شروع کرین۔

صاحبان! آپکو یہہ سن کر اور بھی تعجب ہوگا کہ مین آپکے سلسلے مین شامل نہین ہون مگر مینے مختلف وعظون اور خطبون مین سنا ہے کہ جو شخص انسان کا شکریہ ادا نہین کر سکتا۔ وہ خدا کا بھی شکر گذار نہین ہوسکتا۔ اسلیئے مین یہہ کہنے مین مضائقہ نہین کرتا کہ اس مدرسے مین داخل ہونیکے بعد مینے چار مہینے کے اندر تجربہ کیا ہے۔ کہ اس اصول پر یہان تعلیم دینے کی کوشش کیجاتی ہے۔ مین اپنے بزرگ شیخ یعقوب علی صاحب کا صدق دل سے شکر گذار ہون جو میرے یہان آنیکا موجب ہوئے خدا تعالیٰ انپر اور انکی اولاد پر بہت بڑے انعام کرے۔ پہر مین اپنے والد بزرگوار کی مہربانی اور عنایت کا بھی شکر گذار ہون کہ انہون نے میرے حال پر رحم فرما کر مجھے یہان بھیجنا منظور فرمایا۔ مین آپ مین سے ان صاحبان کو مبارکباد دیتا ہون جنکے بچے یہان تعلیم پاتے ہین۔ کیونکہ وہ نیک استادون کی نگرانی کے نیچے ہین اور انکی مذہبی پابندی کا خاص خیال رکہا جاتا ہے۔ مین اس بات کو بھی خوشی سے ظاہر کرتا ہون کہ باوجود اس کے کہ مین آپ لوگون کے بعض عقاید سے متفق

نہین ہون لیکن مجھ کبھی کسی استاد یا شاگرد نے اس قسم کی چھیڑ چھاڑ نہین کی بلکہ حضرت مولوی صاحب جو مجھ پر کمال درجہ کی مہربانی اور شفقت فرماتے ہین فرمایا اگر کوئی تم سے کسی قسم کی مذہبی چھیڑ چھاڑ کرے تو مجھ فوراً اطلاع دو۔ تو بھی یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ عام مذہبی تعلیم کی حفاظت کے لیئے یہان سامان ہین پس آپ لوگ اسوقت کو غنیمت سمجھ اور اپنے بچے بچو یہان تعلیم حاصل کرنیکے لئو بھیجو مین پھر اس امر کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہون کہ مسلمانون کے لیئے ترقی کی اصل راہ یہی ہے۔ کہ وہ قرآن مجید کی علمی اور عملی تعلیم کی طرف توجہ کرین۔ اور تمام تعلیم پر اسے مقدم کرین جب تک یہ نہین ہوگا۔ مسلمان ذلت کے گڑھے سے نہین نکل سکتے۔ اب مین آپ کا زیادہ وقت نہین لینا چاہتا۔ امید ہے کہ آپ میرے ان خیالات کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور جس طرح پر آپ اپنے گھر مین اپنے چھوٹے چھوٹے بھلے معصوم بچون کے لفظ سن کر خوشی کا اظہار کرتے ہین۔ اگرچہ ان مین سے بہت سی باتین زبان دانی کے لحاظ سے غلط ہوتی ہین اسی طرح میری ان باتون پر آپ نظر کرین گے اب مین دعا کرتا ہون کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو سچا مسلمان بنالے۔

عبداللہ سلطان طالب العلم دوم مدل مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

احمدیہ کانفرنس

تقسیم انعام کے بعد نہایت ضروری اور قومی کام کی روح
احمدیہ کانفرنس تہی

احمدیہ کانفرنس قومی کامون سے دلچسپی اور مذاق پیدا کرنیکا زبردست ذریعہ ہے۔ مجھے جہانتک جناب سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ سے اس مضمون پر گفتگو کرنیکا موقعہ ملا ہے۔ اور احمدیہ کانفرنس کو زیادہ مفید اور کام کی چیز بنانیکے متعلق تبادلہ خیالات کرنیکا اتفاق ہوا ہے۔ وہ احمدیہ کانفرنس کی ایک باقاعدہ کانسٹیٹیوشن بنانیکو طیار ہین اور میرا خیال ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے چاہا ہے۔ تو اگلے سالانہ جلسہ پر احمدیہ کانفرنس وسیع پیمانہ پر ہوسکیگی بعد اسکا باقاعدہ کانسٹی ٹیوشن ہوگا۔ بہرحال احمدیہ کانفرنس کے لیئے بورڈنگ ہوس کا وسیع ہال تجویز کیا گیا تہا۔ مختلف جماعتون کے سکرٹری اور پریسیڈنٹ اور دوسرے عہدہ دار موجود تھے کانفرنس مین پیش ہونیوالے امور قبل از وقت بذریعہ ایک سرکلر لیٹر کے انجمنون کے پاس بھیجے گئے تہے اور انجمنین ان پر کسی حد تک غور کر چکی تہین۔ کانفرنس کے پریسیڈنٹ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب بالاتفاق مقرر ہوئے۔ اور بعض مضامین پر دلچسپ مباحثہ ہوا جس سے معلوم ہوا کہ **قومی کامون** سے دلچسپی کا مذاق بڑھ رہا ہے اسوقت ضرورت نہین کہ مین ان مباحثون کی کچھ بھی تصریح کرون۔ بلکہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ بحث و مباحثہ کے بعد جو ...... ریزولیوشن کانفرنس میں پاس ہوگئے انہین یہان درج کر دیا جاوے اور وہ یہ ہین۔

امورات جو کانفرنس مین پیش ہو کر طے ہوئے

(۱) بجٹ جس پر عمل ہو رہا ہے پاس شدہ ہے۔ اس پر کسی کو کوئی اعتراض نہین ہے۔

(۲) رپورٹ پیش ہو کر منظور ہوئی۔

(۳) یہ سوال کہ جس صورت مین کہ صدر انجمن کا مالی سال ستمبر مین ختم ہوتا ہے۔ کانفرنس انجمنہائے احمدیہ کے لیئے بہترین وقت کونسا ہے۔ پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ بجٹ حسب معمول سالانہ جلسہ صدر انجمن احمدیہ کے موقعہ پر کانفرنس مین پیش ہوتی رہے۔

(۴) یہ سوال کہ اسلامی مشن کا قائم کرنا یورپ یا امریکہ مین ضروری ہے۔ مگر اس کے لیئے پہلے سرمایہ کا بہم پہنچنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے لیئے فنڈ کھولا جائے۔ اور کم از کم تین چار سال کا سرمایہ جمع ہونے پر یہ قدم اٹھایا جائے۔

(۵) چندہ تعمیر کی وصولی کا خاص انتظام کا سوال پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ جو تجویز مجلس معتمدین نے کی ہے کہ سب احباب اپنی ایک ایک ماہ کی آمد چندہ تعمیر کے لیئے دین اسکے عملدرآمد مین لانیکو یہ کانفرنس نہایت ضروری سمجھتی ہے سب انجمنین اس کے متعلق بہت جلد تحریک کر کے فہرستین مرتب کرین۔

(۶) ماہوار آمدنی کی افزائش کی تدابیر اور باقاعدہ وصولی کے انتظام کا سوال پیش ہو کر فیصلہ ہوا۔ کہ سب انجمنون کو پوری سعی کرنی چاہیئے۔ کہ چندون کا بقایا نہ رہے۔ اور اپنے اپنے ضلعون مین شاخون کا انتظام پختہ کرین مجلس معتمدین محصلوں اور واعظون کے سوال پر غور کر کے اس کے لیئے عملی تجاویز کرے جس سے انجمنوں کو وصولی چندہ میں مدد ملے اور مناسب ہے کہ بعض احباب اپنی خدمات وصولی چندہ کے لیئے وقف کرین۔

(۷) انجمن ہائے احمدیہ کے اپنے اپنے سالانہ اجلاسوں کا سوال پیش ہو کر فیصلہ ہوا۔ کہ اس کانفرنس کی رائے مین سالانہ جلسون کو قطعی طور پر بند کرنا مناسب نہین بلحاظ مقامی ضروریات کے اگر کوئی انجمن سالانہ جلسہ کی ضرورت محسوس کرے تو مجلس معتمدین مقامی حالات پر اور اس پر کہ اسکا اثر متقل چندون پر نہ ہو غور کر کے ایسی اجازت دے سکتی ہے۔

صدر کانفرنس میاں محمود احمد صاحب۔ سکرٹری سکرٹری مجلس معتمدین

25

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

"ختم نبوت"

۲۲ مارچ ۱۹۱۰ء کو بعد نماز ظہر و عصر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی تقریر شروع کی اس تقریر کے اہم مضمون کے لحاظ سے مینے اسکا عنوان ختم نبوت تجویز کیا ہے اسلیئے مینو اس عنوان کو پسند کیا تا وہ لوگ جو اپنی کوتاہ علمی اور عداوت کیوجہ سے ہمین متہم کرتے ہین کہ ختم نبوت محمدیہ کے قایل نہین وہ دیکھین اور غور کرین کہ کیا جس قوم کا امام ختم نبوت پر ایسے لطیف دلایل پیش کرتا ہے۔ اور کیسے موقع پر مجمع مین جب کہ اسکی قوم کے ادنیٰ و اعلیٰ ہر حصہ ملک سے جمع ہین جس مجمع مین اسکو اپنے اصل عقاید اور اغراض کا قوم کے ذہن نشین کرانا ضروری ہے...... امید کیجاتی ہے کہ یہ تقریر انشاء اللہ العزیز بہتون کی ہدایت کا موجب ہوگی واللہ یہدی من یشاء (ایڈیٹر)

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور صرف اپنی زبان سے اپنی نیکی کرکے دکھاؤ بغیر شاہد کے عادل شہادت منظور نہیں ہوتی زبانی لاف وگزاف کسی کام کی نہیں جب تک اعمال اسپر گواہی نہ دیں اگر تم نے اعمال صالحہ سے اپنے عقاید کی تصدیق نہ کی تو تم میں اور یہود منش مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔ اور تمہیں احمدی ہونیکا کیا فخر ہے بلکہ زبانی احمدی ہونا تمہارے لیئے باعث تباہی وخرابی ہے وہ تو اندھے ہیں تم آنکھوں والے ہوکر پھر اندھے بنتے ہو وہ تو بیخبر ہیں تم خبردار ہوکر بیخبری اختیار کرتے ہو لہذا تم ضرور اپنی اس غفلت یا شرارت کا خمیازہ بھگتوگے اور خدا کی نظر میں بدعہد اور بدکردار ٹھہروگے اور خدا کا غضب تم پر ان سے پہلے نازل ہوگا۔ اور تم ہی عذاب الٰہی کے شکار ہوگے اور تمہیں ہی طاعون ہلاک کریگی۔ نیز دنیا میں بھی تمہاری عزت برباد ہوجاویگی اور تمہارا رعب نہیں رہیگا تم اپنے امام کے نصائح پر عمل کرو تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرو خدا سے ہر وقت ہراسان وترسان رہو توبہ و استغفار کو اپنا وظیفہ بناؤ نیک کام کرو حلال روزی کھاؤ دنیا کو حلال طریق سے کماؤ۔ اور پاک طرز سے اسے استعمال کرو فخر و تکبر ریا فریب خودغرضی سے پرہیز کرو۔ جھوٹ سے ایسی نفرت کرو جیسے سور سے کرتے ہو وعدہ خلافی ہرگز نہ کرو کہ اس سے خدا تعالیٰ اور اسکے بندے نفرت کرتے ہیں۔

تاویلوں سے بُرے کام کو اچھا نہ بناؤ۔ کہ یہ یہود کا شیوہ ہے یہ مسیح کی جماعت کا طریقہ نہیں ہونا چاہیئے۔

زنا اور اسکے متعلقات سے ایسا بچو جیسا کہ سانپ سے ڈر کر بھاگتے ہو کیونکہ سانپ کا کاٹا ہوا تو کبھی بچ بھی سکتا ہے۔ مگر زنا کا مارا ہوا بری موت سے مرتا ہے۔ کسی سے دشمنی نہ رکھو۔ خصوصاً احمدی بھائیوں سے کل زمانہ کو چھوڑا تم نے اپنی احمدی برادری کیلئے ہے اگر اس برادری میں بھی پھوٹ اور دشمنی ہوگی تو آرام کس طرح پاؤگے۔ سارا جہان تو دشمن ہے گھر میں تو محبت اور شفقت اختیار کرو۔ ورنہ تم سے زیادہ بے نصیب اور کون ہوگا بقول شخصے ع دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا

محبت کو بڑھاؤ۔ جو خدا کے لیئے دو شخص آپس میں محبت کرتے ہیں۔ انہیں قیامت کے دن عرش کے سایہ میں جگہ ملے گی جہاں اور کوئی سایہ نہیں پہونچیگا دنیا میں بھی جس کے دوست زیادہ ہیں وہ امن و آسائش سے رہتا ہے۔ جس کے دشمن زیادہ ہیں وہ بلاؤں میں گرفتار ہوتا ہے۔ اسلیئے دوست زیادہ بناؤ دشمنوں کی تعداد کو گھٹاؤ۔ اگر ایک لاکھ خرچ کرکے بھی ایک دوست میسر آوے۔ تو سودا سستا ہے۔ دشمن بنانا تو آسان ہے۔ دوست بنانا مشکل ہے۔ تم احباب کے دائرہ کو وسیع کرو اور دشمنی کے دائرہ کو ایسا تنگ کرو کہ گویا مٹادو

تم سود سے ایسا پرہیز کرو جیسا کہ سور سے اگرچہ احمدی احباب سود بہت کم کھاتے ہیں مگر کھلانیوالے بہت ہیں۔ اور سمجھدار اور باوقار احباب بھی اس میں مبتلا ہیں۔ ایک صحابی کا تو نام لوکہ وہ بعد ممانعت کے سود کھاتا تھا یا کھلاتا تھا۔

جب تمہارا امام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہیں اور خلیفۃ المسیح ابوبکر صدیق کا تو تم میں سے ایک شخص صحابی کا بھی ضرور ہوگا کہنے کو تو صحابہ کا نمونہ ہو اور کام انکے برخلاف کرو حیف ہے۔

تمہاری وضع ظاہری بھی مسلمانوں جیسی ہو دور سے پہچانے جاؤ کہ مسلمان ہو انگریزی لباس معہ ٹوپی نہ پہنو کہ اس میں کرانی ہونیکا دھوکہ لگتا ہے۔

ڈاڑھی نہ منڈاؤ دھوتی نہ باندھو کہ ہندو معلوم ہو پاجامہ ٹخنے سے نیچے نہ لٹکاؤ۔ کہ اس کی اسلام میں مخالفت ہے تہمد ضرور چھوڑ دو کہ یہ سنت ہے السلام علیکم کہنے دل سے کیا کرو بیمار پرسی اور جنازہ کے ساتھ جانا اور کی دعوت قبول کرنا یہ کام بھی نہایت ضروری ہیں بلکہ آپس میں ان کاموں کی ایکدوسرے کو تاکید کرو تسبیح ومصلا ساتھ ساتھ نہ لیئے پھرو۔ کہ یہ دکھاوا ہے

یا ایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ

اے مسلمانو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ ادھورا کوئی کام اچھا نہیں تھوڑا سا بھی نقص بڑی خرابی پیدا کرتا ہے۔ روٹی اگر کچی رہجاوے تو پیٹ میں درد پیدا کرتی ہے۔ اور چاول اگر ذرا خام رہجائیں تو کھانیوالے کو ہلاک کردیتے ہیں اسی طرح دین میں بھی نقص جہنم میں داخل کرتا ہے مناسب ہے کہ جس طرح حضرت صاحب نے تمہیں تعلیم دی ہے۔ اسپر مضبوط ہوکر چلو آپس میں یکدل ویکزبان رہو اور دشمنوں سے پرہیز کرو۔ اپنے امام کے اعدا کو لڑکیاں نہ دو۔ کہ اس میں احمدیوں کی ہتک ہے اور ان بیچاریوں پر ظلم۔

ہر ایک جماعت اپنے اپنے مقام میں ایک مسجد ضرور بناوے جماعت سے نماز کا اہتمام کرو کہ اس میں بہت برکت ہے شیعوں کی طرح علیحدہ علیحدہ نمازیں نہ پڑھا کرو کہ یہ اسلام کے بالکل برخلاف ہے۔ اسکا انجام اچھا نہیں رہتے رہتے کسی دن نماز سے بھی رہجاؤگے۔

زکوٰۃ اسلام کا ضروری فرض ہے۔ اس کے ادا میں سستی نہ کرو۔ ورنہ تمہارے رہتے سہتے مال بھی غارت ہوجائینگے۔ زکوٰۃ امام کی موجودگی میں علیحدہ علیحدہ دینا ٹھیک نہیں بلکہ احسن طریق یہ ہے کہ خلیفۃ المسیح صاحب کی خدمت میں قادیان میں سالانہ یا ماہانہ ارسال کیا کرو اور اس فرض سے احسن طریق سے سبکدوش ہوا کرو۔ اگر اس طرح نہ کروگے تو شاید دینے کے ہی نہیں۔ اور خدا کے عذاب میں گرفتار ہوکر خوار ہوجاؤگے اور تمہاری اموال میں برکت نہیں رہے گی۔ نیز قادیان کے ضعفاء کا بھی خیال رکھا کرو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کل باہر رہنے والوں کو ضعفاء مدینہ منورہ کی امداد کے لئے تاکید فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ امرا سے ضعفا کے لیئے زور سے چندہ لیتے تھے۔ یہ قصہ مشہور ہے واللہ اعلم

حج بیت اللہ بھی ایک ضروری فرض ہے جسکا رواج ہماری احمدی جماعت میں بہت کم ہے۔ ہماری جماعت اس فرض کے ادا سے بالکل غافل نہیں مگر اس کام میں زیادہ جوشیلی نہیں ہے مناسب ہے کہ اس فرض کو بھی خدا کا فرض سمجھکر احمدی مالدار ضرور ادا کیا کریں۔ انشاء اللہ اس عاجز کا ارادہ امسال حج کا ہے جو بھائی امسال جانا چاہیں وہ اپنا نام لکھوادیں تاکہ ہم اکٹھے حج کو چلیں اور سب ایک جہاز میں سوار ہوں۔ اور علاوہ بوقت حج کے ایکدوسرے کی خدمت کا ثواب حاصل کریں۔ اور دکھ درد میں آپس میں کام آویں اور یہی ایک اہم فرض ہے خصوصاً امرا کے لیئے جس میں سستی

بہت ہوتی ہے۔ اور میش پسندی کے سبب سے بیمار بنے رہتے ہین نیز زمینداروں کو بڑی مشکلات پیش آتے ہین مگر اس فرض کا ادا کرنا بہت ضروری ہے کسل کے سبب سے روزہ سے جہان حیرانی اور حیلہ وحوالہ سے روزہ سے بچنا مسلمانوں کا کام نہین بیمار اور مسافر کو روزہ رکہنا بہی ایک قسم کا گناہ ہے۔ جیسا کہ تندرست کو نہ رکہنا ہمین ہر پہلو سے اسلام پر قایم ہونا چاہیئے۔

تکلف بہی ایک سخت عیب ہے اس سے بچو مہمانداری سنت انبیا ہے۔ اسے اختیار کرو تمہارے ہان نیک مسلمان ہو مسافر پروری اور مہمان نوازی بڑا پیارا طریقہ ہے جسکو اکثر لوگون نے ترک کر دیا ہے۔ تم اس پاک عادت کو نہ چھوڑو۔ تاکہ تم پر اللہ تعالیٰ کا رحم ہو۔

الصدقہ تطفی غضب الرب۔ صدقہ خدا تعالےٰ کے غضب کو فرو کرتا ہے تم صدقات وخیرات کی عادت کرو۔ تاکہ قہر الٰہی تم سے دور رہے۔ اور سرسبز و نہال ہو اور تم پر کوئی بلا نازل نہ ہو تمہارے جاوین اور کوئی تمہارا اپنی آمد سے زیادہ ورنہ شیطان کے بہائی بنجاؤ گے۔ اور ناشکری کی سزا پاؤ گے۔ قرضدار ہو گے پہر وعدہ خلاف اور جہوٹے ہو گے آخر دنیا اور دین مین ذلیل ہو جاؤ گے پہر پچہتاؤ گے پہلے سوچکر کام کرو تاکہ انجامکار ندامت نہ اٹھانا پڑہی اپنی طاقت سے بڑہکر بوجہ نہ اٹھاؤ جسقدر خدا نے تمہین بخشا ہے۔ اس مین گذارہ کرو کسی کی ریس نہ کرو ورنہ کسی ابتلا مین مبتلا ہو گے۔ اور شرمندگی اٹہاؤ گے توبہ و استغفار کو اپنا وظیفہ بناؤ۔ قرآن شریف کی تلاوت کا ورد رکہو۔ بامعنی قرآن شریف پڑہو اور سیکہو درود اور کلمہ کی کثرت رکہو تاکہ تم پر خدا تعالیٰ کا فضل نازل ہو الحمد شریف بہی جسقدر ہو سکے پڑہا کرو۔

خدا تعالیٰ کے فضل پر بہروسہ رکہو اپنی چالاکی اور ہنر پہ مغرور نہو دین و دنیا کی فلاح خدا تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ نہ کسی کے علم و ہنر و لیاقت پر۔ دعا آفات کو ٹالتی ہے دعا ہر مشکل کو حل کرتی ہے اس سے بڑہکر کوئی ہتھیار نہین دعا اور صدقہ سے دین و دنیا مین نجات ملتی ہے۔ بڑی بڑی مشکلین حل ہو جاتی ہین۔ عالی سے عالی مرتبہ دین و دنیا مین حاصل ہوتا ہے خدا ہی دعا سے ملتا ہے اس سے بڑہکر اور کیا چاہتے ہو۔

ماں باپ کی خدمت کیا کرو انکی دعائیں لیا کرو دنیا و دین کی بہتری حاصل کرنیکا یہ مجرب نسخہ ہے۔ بڑون کی عزت کرو چہوٹون پر شفقت فرماؤ صلہ رحم کی قرآن شریف مین نہایت تاکید ہے۔ جو قطع رحم کرتا ہے۔ خدا کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔ نرمی بڑی عمدہ صفت ہے اللہ تعالیٰ مجہکو اور تمہیں نرمی کی عادت عطا فرماوے مجہے اس کی آخر عمر مین قدر معلوم ہوئی ہے۔ اور تہوڑا اسلیئے اسے اختیار کیا ہے اس مین بہت فوائد ہین جو پورا اسپر عمل کریگا وہ پورا فائدہ اٹہائیگا۔

بدگمانی سخت عیب ہے۔ لیکن یہ مرض اسقدر ہے کہ جسکا کچہ ٹہکانا نہین لوگ خدا تعالیٰ پر بہی بدگمان ہین رسولون پر بہی بدگمان تہے اور ہین آپس مین بہی بدگمانی رکہتے ہین ماں باپ پر بہی لوگ باوجود اسقدر شفقت و کرم کے بدگمان ہوتے ہین میاں بیوی مین بدگمانی عالم ہے۔ خدا تعالیٰ اس مرض سے تمہین اور ہمیں بچاوے اور محفوظ رکہے آمین۔ تہجد کی نماز بہت عمدہ ذریعہ نجات و ترقی دارین ہے۔ اگر خدا تعالیٰ توفیق بخشے تو پڑہا کرو پو پہٹنے سے پہلے عجب عالم نور ہوتا ہے۔ اسوقت دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور ترقی مدارج کے حاصل کرنیکا بہت عمدہ وقت ہے وقتون مین بہی تاثیر ہوتی ہے تہجد کیوقت سے زیادہ قبول دعا کا اور کوئی وقت نہین ہے کسی نے کیا اچہا شعر کہا ہے۔ **شعر**

صبح صادق مرہم کافور دارد در بغل
گر علاج زخم عصیان میکنی بیدار باش

صاف دل اور پاک باطن بنو دہوکہ بازی اور ریاکاری سے پرہیز کرو خصوصاً جسقدر ہو اس سے زیادہ اپنے آپکو نیک و پاک ظاہر نہ کرو۔ تاکہ لوگ تمہاری تعظیم کرین۔ اور دوست بنکر کسی سے دشمنی نہ کرو۔ دل اور زبان کو موافق بناؤ۔ اور دہوکہ سے روپیہ نہ کہاؤ آخر ایکدن مرنا ہے۔ دنیا مین تو احمدی بنکر گالیان کہا رہے ہو لیکن خدا تعالیٰ سے ایسا سچا تعلق پیدا کرو کہ وہ تم پر رحمتین بہیجے۔ ایسا نہ ہو کہ دنیا کی لعنت کیساتہ خدا کی لعنت بہی پہر کہین ٹہکانا نہین ملنے کا۔ متفق رہو اتفاق سے کام کرو اگرچہ اب مسیح تو تم مین نہین ہے۔ لیکن اس کا خلیفہ تو موجود ہے۔ اس کے حکم سے باہر ذرہ نہو دنیاوی کام ہو یا دینی اسکو صلاح سے کیا کرو اسی کے حکم اپنے پر مقدم رکہو کیونکہ خدا نے اسے خلیفہ مقرر فرمایا ہے جب تک خدا تعالیٰ اس سلسلہ مین خلفاء مقرر فرماتا رہیگا تب ہی تک یہ سلسلہ حق پر رہے گا۔ جس دن انسانی ہاتہون مین یہ کام آویگا۔ تو سلسلہ تباہ ہو جاویگا یہ وقت غنیمت ہے اسکو غنیمت سمجہو۔

غنیمت جان لو مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

مینے تمہین موٹی موٹی باتیں سنائی ہین اس کے دو باعث ہین ایک تو یہ کہ مجہے باریک مسائل اور قرآن شریف کے حقائق و معارف آتے نہین نہ مجہے پر وارد ہوتے ہین بلکہ سنی سنائے ہین۔ دوسرے یہ کہ جو انسان بہوکا ہو اسے عطر ملنا اور پہولون کے ہار اس کے گلے مین ڈالنا پان و الائچی کہلانا عبث ہے۔ سو ضروری مسایل ایسے ہین جیسے کہ روٹی اور حقایق و معارف ایسے ہین جیسے کہ عطر پہول وغیرہ میرے خیال مین بہوکے کو پہلے کہانا کہلانا چاہیئے۔ پہر بعد اس کے اگر میسر ہو تو عطر پہول پان الائچی وغیرہ بہی پیش کرے مینے خیرخواہی سے جو مجہے میسر تہا پیش کر دیا ہے۔ اس مین تاثیر کا پیدا کرنا اللہ تعالےٰ کے ہاتہ مین ہے۔ میرا مولا اسے قبول فرماوے اور مجہے اور آپکو عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

تقسیم انعام کا جلسہ

میر صاحب قبلہ کی تقریر کے بعد تقسیم انعام طلباء کی تقریب تہی اور یہ پہلا موقعہ تہا۔ کہ طلباء کو سالانہ جلسہ کے موقعہ پر انعام دیا گیا۔ مین انعامات کے سلسلہ کو ہمیشہ مفید سمجہتا ہون۔ اور اس کمی کو محسوس کرتا رہا ہون چنانچہ گزشتہ

اندازہ ہو سکتا ہے۔ پھر عظیم فضل تو آپ پر کیا اب غور کرو کہ جسکو یہ دو عظمتیں حاصل ہوں اور فضل عظیم اور خلق عظیم والا انکا مقتدا ہو۔ اور نہیں کسی اور کی رتجبہ ہی کیا ہو سکتی ہے؟ وہ ہو خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم۔

کتاب اللہ پھر جو کتاب اللہ جل شانہ نے اس کامل انسان صاحب خلق عظیم و فضل عظیم پر نازل کی اسکے لیے دو گواہیاں میں پیش کرتا ہوں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان لہ لحافظون اور پھر فرماتا ہے: یاتیہ الباطل من بین یدیہ و لا من خلفہ

پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا آپ وعدہ فرمایا اور دوسری آیت میں یہ فرمایا کہ باطل اسپر اپنا اثر نہیں کر سکتا۔ اب جس کتاب کا محافظ حق سبحانہ ہو اور وہ آیندہ کیلئے پیشگوئی کرتا ہے۔ کہ اسکو باطل کیں نہیں چیز نہیں پھینکینگے۔ تو ہمیں سائنس کا کیا ڈر اور کسی اندرونی یا بیرونی حملے کا کیا خوف؟

مینے ہمیشہ یہ ظاہر کیا ہے کہ جسقدر سائنس اور دیگر علوم ترقی کرینگے اسی قدر قرآن مجید کے کمالات کا اظہار ہوگا۔ اس کتاب کو لیکر ہمیں کسی حملے سے دنیا میں رہکر گھبرانے کی حاجت نہیں کیونکہ ہمیں یقین ہے۔ اور تجربہ نے بتا دیا ہے کہ نہ اس میں تحریف ہوگی اور نہ یہ دنیا سے اٹھے گی

پس یہ کتاب کامل کتاب ہے۔ اور یہی خالق فطرت نے بتا دیا ہے تو اسپر کسی حملے کا ڈر نہیں اور نہ گھبرانیکی حاجت ہے ہاں اگر ڈر ہے۔ تو اسبات کا کہ بعض گھروں سے نکلکر دوسرے گھروں میں چلی جائیگی۔ تو پچھلے بزرگوں کی روح کو کیسا ملال ہوگا۔ پس خوف ہے تو یہ ہے کہ کوئی اسکی اتباع سے نہ نکلجاوے۔

موجودہ حالت موجودہ حالت میں میں دیکھتا ہوں کہ کچھ امرا ہیں کچھ علما اور سجادہ نشین ہیں اور کچھ وہ نوجوان ہیں جو قوم کے لیئے کالجوں میں تعلیم پا رہے ہیں یا نیکی طیاریاں کر رہے ہیں جب عملی رنگ میں یہی لوگ مذہبی امور میں سست ہوں تو عوام مخلوق کا کیا حال ہو سکتا ہے۔ اسلیئے سورۃ والعصر مینے پڑھی ہے۔ اور میرا مطلب اس میں یہ ہے

کہ زمانہ جس طرح تیزی سے گذر رہا ہے اسی طرح ہماری عمریں تیزی سے گزر رہی ہیں جس طرح وہ آنًا فانًا گزر رہا ہے۔ اسی طرح سے وہ ہر آن اپنا اثر ہماری عمروں پر ڈال رہا ہے اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ شریف میں جہاں انسانی عمر کے اس طرح تیزی سے گزرنیکی طرف متوجہ کیا ہے۔ ساتھ ہی اس سورۃ میں اس کا علاج بتایا ہے۔ کہ تمہیں زمانہ کی پروا نہیں اگر ہمارا حکم مان لو۔ اس حکم کی تعمیل سے تم زندہ جاوید ہو جاؤ گے اور وہ یہ ہے۔ کہ

آپ مومن بنو اور اعمال صالحہ کرو۔ دوسرے کو مومن بناؤ اور حق کی وصیت کرو۔ حق کے پہونچانے میں تکالیف سے نہ ڈرو اور صبر و استقلال سے کام لو۔

وصیۃ الحق اس علاج پر اگر مومن عمل کرے اور اس کو اپنا دستور العمل بنالے تو یقینًا یقینًا وہ ہمیشہ کی زندگی پا لیگا۔ بہرحال یہ سورۃ العصر وہ سورۃ کریمہ ہے۔ کہ جب صحابہ کرام آپس میں ملتے تھے تو اسکو پڑھ لیا کرتے تھے۔ آج تم اور ہم بھی ملے ہیں اور نہیں معلوم آیندہ ہمیں ملنے کا موقعہ ہوگا یا نہیں اسلیئے مینے اس سنت پر عمل کرنیکی نیت سے اس سورۃ کو پڑھا ہے اور مینے چاہا ہے۔ کہ

وصیت الحق کے طور پر تمہیں سنا دوں

سنو! میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں کہ وہ اپنی ذات میں یکتا اپنی صفات میں بے ہمتا اپنے اسمار اور افعال میں لیس کمثلہ شیئ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے ملائکہ پر ایمان رکھتا ہوں جو تمام نیک تحریکوں کے محرک ہیں اور ان پر ایمان لانیکی یہی غرض ہے۔ کہ ہر نیک تحریک پر انسان عمل کرے

میں اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ خواہ انکا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ یا نہیں وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے راستباز بندے تھے۔ اور انہوں نے مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا کلام اپنے اپنے وقت پر پہونچایا۔

میں اسبات پر بھی ایمان رکھتا ہوں کہ تمام نبوتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئیں بلکہ میں اسبات پر ایمان رکھتا ہوں اور بصیرۃ اور شرح صدر کے ساتھ کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف تمام نبوتوں کے جامع اور خاتم تھے میں پھر کہتا ہوں کہ آپ خاتم النبیین خاتم الرسل اور خاتم کمالات انسانی تھے یہ میرا یقین ہے کہ تمام انبیاء اور تمام اولیا اور تمام انسانی کمالات کے آپ جامع اور خاتم ہیں اور اب آپکے بعد میرا واہمہ بھی تجویز نہیں کرتا کہ کسی شخص میں ایسے کمالات ہوں۔ میں اس کے متعلق حضرت صاحب کا ایک شعر سناتا ہوں

اے دِر انکار و شکے آن شاہ دین
خادمان و چاکرانش را ببین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کے لیئے جب ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام کیسے پاک گروہ تھے تو یہ قصہ معلوم ہوتا ہے۔ تمہارا وجود اس گاؤں میں خود گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ

احمد کا غلام بننے سے کیا فضل کرتا ہے

اسی طرح پھر میں خدا کی تقدیر حشر و نشر پلصراط جنت و نار پر ایمان رکھتا ہوں میں اب تمکو اسبات کی طرف متوجہ کرتا ہوں

ہمارے مذہب کا معیار کہ مینے لمبا خطبہ نہیں سنایا۔ میری غرض یہ بھی ہے۔ کہ میرے پھر تقریر کرنے تک اگر کوئی اور تمہیں تقریریں سنائیں یا باتیں بتائیں گے تو ہمارے مذہب اور معتقدات کا یہ معیار ہوگا۔

اگر اس کے موافق کوئی بات ہو تو ہماری طرف سے سمجھو اور اگر اس کے خلاف ہو تو وہ ہمارے عقائد کے مطابق نہیں۔

گورنمنٹ کا شکریہ اسلام چونکہ حق کے اظہار کے لیئے آیا ہے۔ جیسا کہ اس سورۃ سے ظاہر ہوتی اسلیئے میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تمہیں دین کی بہت سی باتیں پہونچائی ہیں وہاں ہم تمکو دنیا کی ایک بات سناتے ہیں مگر دنیا کی نہیں ہم اسے

دین ہی سمجھتے ہیں۔

اور دین ہی سمجھکر کہتے ہیں اور وہ یہ ہے۔ کہ ہمارے سارے دنیا کے کام بلکہ دین کے بھی سب کام امن پر موقوف ہیں اگر امن قائم نہ رہیگا تو کوئی کام نہیں ہو سکے گا۔ جسقدر امن بڑھکر ہوگا اسی قدر حق کا ابلاغ عمدہ طور سے ہوگا اسواسطے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ امن کے حامی رہے

آپنے طوایف الملوکی میں جو کہ سلطنت میں تھی خود دیکھا اور عیسائیوں کی سلطنت میں جو حبشہ میں تھی صحابہ کرام کو رکھکر ہمیں یہ تعلیم دی ہے۔ کہ ہمیں کس طرح کی زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ امن زندگی کے ذرایعہ میں سے امن ہے اگر امن نہ ہو تو کسی طرح کا کوئی کام دین یا دنیا کا عمدگی سے نہیں کر سکتے۔ اسلیئے میں تمہیں تاکید کرتا ہوں۔ کہ

امن کی کوشش کرو

اور امن کیلیئے ایک تو طاقت کی ضرورت ہے۔ جو گورنمنٹ کے پاس ہے دوسرے نیک چلنی اور گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری تمہارا فرض ہے میں اس امر کو کسی کی خوشامد کی غرض سے نہیں بلکہ حق پہونچانیکی غرض سے کہتا ہوں کہ

امن پسند جماعت بنو

تاکہ ہر قسم کی ترقیوں کا تمکو موقع ملے۔ اور جس سے زندگی بسر کرو اس کا بدلہ مخلوق سے مت مانگو۔ بلکہ اللہ تعالی کی رضا کو مقدم کرو اور اسی سے مانگو۔ یہ خوب یاد رکھو کہ **بلا امن** کوئی مذہب نہیں پھیلتا اور نہ پھول سکتا ہے پس

تم امن کے قایم رکھنے میں ہمیشہ گورنمنٹ کا وفاداری سے ساتھ دو

میں اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہوں کہ حضرت صاحب کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کے اس احسان کا بدلہ اگر امن کے قایم کرنیکے لیئے کوشش کریں تو اللہ تعالی اسکا نتیجہ ضرور دیگا۔ اور اگر خلاف ورزی کرینگے تو اس کے بد نتیجہ کا ضرور منتظر رہنا پڑیگا۔

پھر اس کے بعد ایک اور بات کہتا ہوں کہ باہم محبت کو بڑہاؤ اور بغضوں کو دور کرو اور یہ محبت بڑھ نہیں سکتی جب تک کسی قدر تم صبر سے کام نہ لو اور صبر کرنیوالے کیساتھ آپ خدا ہوتا ہے۔ اسواسطے صبر کرنیوالے کو کوئی ذلت نہیں پہونچ سکتی۔

اتفاق کی تاکید چوتھی اور آخری بات جو میں کہنی ضروری سمجھتا ہوں یہ ہے کہ فتح اسلام میں حضرت صاحب نے جن پانچ شاخوں کا ذکر کیا ہے اور ان میں چندہ دینے کی تاکید کی ہے مثلاً آپ کی تصانیف کی اشاعت آپکے اشتہارات کی اشاعت لنگرخانہ کو مضبوط کرنیکی تاکید اور مہمانخانہ کی ترقی کی اور آمدورفت میں بعض اوقات خرچ کرنے پڑتے ہیں اور مکان بنانے پڑتے ہیں۔ انہیں اتفاق کی تاکید کی ہے میں بھی

حضرت کی اس تاکید پر تاکید کرتا ہوں

مہمانخانہ کی طرف آپ کی سستی ہے اسے چھوڑ دو میں دیکھتا ہوں کہ مثلاً جس طرح پر ایک مدرسہ چلتا ہے اور کام یہاں ہوتے ہیں۔ ان میں

لنگر اور دینی مدرسہ

بہت کمزور رنگ میں ہے۔ ہمارے بھائیوں کو چاہیئے کہ ان دونوں امور میں توجہ اور اتفاق سے کام لیں پھر یہ بھی تاکید کرتا ہوں کہ یہاں چند لوگ کتابیں بیچتے ہیں اور وہ **اخلاص** سے کام لیتے ہیں ان میں دو چار آنہ کی مدد دینے سے دریغ نہ کریں۔

ایک ہمارے دوست مولوی حسن علی صاحب مرحوم نے بڑے اخلاص سے ایک کتاب **تائید حق** لکھی ہے۔ اور حضرت صاحب کی زندگی میں وہ کتاب شایع ہوئی ہے۔ اسکی کئی سو جلدیں یہاں پڑی ہیں احباب اسکی طرف توجہ کریں دو چار آنہ کی کتاب ہے۔

میں یہ باتیں تمہیں اسلیئے بتائی ہیں کہ تمکو دین اور دنیا دونوں کا وعظ کروں اسلیئے نہیں کہ میری کوئی غرض ہو۔ میری عمر کا بہت بڑا حصہ گزر گیا ہے۔ اور اللہ کے محض فضل سے بہت ہی عمدہ گزر گیا ہے تھوڑے دن باقی ہیں۔ میں مخلوق کے سوال میں اپنی ہمت کو ضایع کرنیکی ضرورت نہیں سمجھتا۔

(پھر حضرت نے استراحت کے بعد دوسرا خطبہ مسنون پڑھکر جمعہ کی نماز پڑہائی)

میر صاحب قبلہ کا لیکچر

نماز جمعہ کے بعد جیسا کہ پروگرام میں درج کیا گیا تھا حضرت میر صاحب قبلہ کا لیکچر رکھا گیا تھا میر صاحب کے لیکچر کا مضمون **الدین النصح** تھا۔ میر صاحب نے اپنے لیکچر کی ابتدائی دنیا کی عام حالت اور پیشہ وروں کی قابل اصلاح صورت سے کی اس لیکچر کا آخری حصہ خصوصیت سے قابل غور ہے۔ اسلیئے میں میر صاحب کے لیکچر سے اسی حصہ کا اندراج یہاں ضروری سمجھتا ہوں جو اس لیکچر کی جان ہے۔ (ایڈیٹر)

الغرض واضح ہو کہ دنیا میں ضرورت کیوقت ہر ایک جسمانی و روحانی سلسلہ قایم ہوا کرتا ہے (یہ سنت اللہ ہے) ایک مدت تک اسکا قیام رہتا ہے۔ آخر بسبب لوگوں کی ناشکری اور سستی اور شرارت کے وہ سلسلہ برباد ہو کر دوسرا سلسلہ پیدا اور جاری ہو جاتا ہے۔

بموجب مفہوم آیت کریمہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔ اللہ تعالی کسی قوم کو بنا کر برباد نہیں کرتا نہ کسی فرقہ کو عزت دیکر ذلت دیتا ہے نہ کسیکو دولت بخش کر فقیر کرتا ہے نہ کسیکو ملک دیکر چھینتا ہے نہ کسیکو علم و ہنر عطا کر کے بے ہنر و جاہل کرتا ہے۔ یہانتک کہ وہ خود ہی اپنی تباہی کے اسباب نہ پیدا کریں اور اپنی نیک نیتیوں کو بدنیتیوں کے ساتھ تبدیل نہ کر لیں اور اپنی نیک افعالی کو بدافعالی میں نہ بدل لیں۔ اور اپنی چستی کو سستی بنا دیں جب انکی شرارتوں اور بدافعالیوں کی حد ہو جاتی ہے اور وہ باز نہیں آتے۔ اور توبہ استغفار نہیں کرتے تب خدا انپر عذاب نازل کرتا ہے۔ اور انکے گناہوں اور نافرمانیوں کے سبب سے انکی حالت کو بدل دیتا ہے۔ اور خدا تعالی کی قہر کی آگ تب بھڑکتی ہے جب لوگ اپنے گناہوں کا ایندھن خود جمع کر دیتے ہیں اللہ تعالی کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ مگر ظالم کو اسکے ظلم کی سزا دیتا ہے۔

یاد رکھو کہ فقط اس سلسلہ میں داخل ہونیسے یا حضرت مسیح علیہ السلام و خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کرنیسے نجات نہیں ہوتی جب تک پورے پورے قرآن شریف کے محکوم نہ بنو۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اختیار نہ کرو۔ اور اپنے مسیح کے فرمودہ کے موجب راہ نہ پکڑو اور متقی اور محسن نہ ہو جاؤ۔ اور اپنی شیطانی برادری اور پچھلے دوستوں سے علیحدگی نہ کرو۔ اور اپنے پچھلے کرتوت بکلی نہ چھوڑ دو ورنہ تم میں اور ان میں فرق ہی کیا ہے اعمال اور

جو خدا داد عقل سے کام لیتے ہیں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ تم نے حق کو پایا ہے۔ ان یہ خوب یاد رکھو کہ بیعت کر کے تم نے اپنے آپکو بیچدیا ہے۔ کیونکہ یہی بیعت کی حقیقت ہے۔

سنو! بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ حق نہیں پاتے اسلیئے کہ انکی غرض صرف چند پیسے ہوتی ہے وہ اپنے چندہ سے غرض رکھتے ہیں مگر میں تو چندہ نہیں مانگتا اور نہ مجھے ضرورت۔ مجھے اپنی ذات اور نفس کے لیئے بھی ضرورت نہیں اور اپنی اولاد کے لیئے بھی نہیں میرے بچے چھوٹے چھوٹے ہیں اور وہ جانتے بھی نہیں کہ ہمارے باپ نے ہمارے لئے کیا چھوڑا۔ مینے اپنے باپ کی جائداد میں سے ایک روپیہ نقد بھی نہیں لیا۔ مگر میرے خدا نے مجھے بہت کچھ دیا۔ پھر جس نے مجھے دیا۔ میں اپنی اولاد کے متعلق یہ وہم کروں کہ وہ اسے چھوڑ دیگا؟ ہرگز نہیں۔

میں اگر اپنی اولاد کے لیئے یہ فکر کروں کہ ان کیواسطے کچھ چھوڑ دوں تو مجھسے بڑا احمق کون ہوگا۔ پھر اس حالت میں کہ میں موت کے قریب ہوں کیونکہ بڈھے جوانوں سے زیادہ مرتے ہیں۔ میں تمہیں ایک اصل بتاتا ہوں اسکو یاد رکھو کبھی نہ چھوڑو۔

جناب الٰہی سے دعا کیا کرو کہ تم سے غلطی نہو بہت استغفار کرو اور لاحول پڑھو اگر یہ خیال شیطانی ہو تو اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ پھر میں ان لوگونکو جنہوں نے ابھی بیعت کی ہے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بہت استغفار کیا کریں استغفار انسان کو بہت سی بدیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور پھر بدیوں کے برے نتائج سے بچاتا ہے۔ اور استغفار کی جڑ یہی ہے۔

پھر الحمد شریف بہت پڑھو الحمد شریف ایک بے نظیر دعا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت اس کے پڑھنے سے پیدا ہوتی ہے۔ مگر اس کے مطالب کو خوب سوچ کر پڑھو اور خوب توجہ سے پڑھو

پھر درود شریف بہت پڑھو درود شریف کے پڑھنے میں اس بات کو یاد رکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی مدارج ہو۔ درود شریف کے پڑھنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بڑھتی جاتی ہے۔ آپکے اتباع کا جوش پیدا ہوتا ہے۔ ملائکہ سے تعلق بڑھ جاتا ہے۔ درود شریف کا کثرت سے پڑھنا بڑا ہی مفید امر ہے۔ پھر لاحول بہت پڑھا کرو۔ اس سے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکیوں کے لیئے توفیق اور بدیوں سے بچنے کی توفیق ملتی ہے۔ اور ہر قسم کی مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔ یہ میرا اور تمام راستبازوں کا مجرب نسخہ ہے۔ یہ ایک نصیحت ہے جو مینے نہیں دردِ دل سے کی ہے۔ اور محض خدا کی رضا کیلئے کی ہے اگر دل سے نہیں کی تو پھر خدا پکڑنے والا ہے۔

میں پھر کہتا ہوں اور کھول کر کہتا ہوں کہ مجھے دنیا کی کوئی غرض نہیں اور نہ دنیا طلبی اور جاہ طلبی میرا مقصود ہے صرف

خدا کی رضا چاہتا ہوں

وہ کسی طرح سے راضی ہو جاوے۔ پھر یاد رکھو کہ میں اجتماع کو ضروری سمجھتا ہوں۔ اجتماع پر خدا تعالیٰ کے بہت بڑے فیضان اور برکات نازل ہوتے ہیں۔ اسلیئے اس کی بہت بڑی تاکید قرآن مجید میں آئی ہے۔ مگر یاد رکھو کہ اجتماع ہمیشہ ایک شخص پر ہی ہو سکتا ہو ایک درخت کی خواہ لاکھ شاخیں ہوں اور سب کی سب پانی میں بھی ہوں تو بجائے اسکے کہ وہ سرسبز ہوں وہ سب کی سب خشک اور مردہ ہو جائینگی بلکہ پانی کو بھی متعفن کر دینگی اسی طرح پر اگر مسلمان ایک شخص پر اکٹھے نہ ہوں تو ان کی حالت اس درخت کی ٹہنیوں کی سی ہوگی اگر وہ درخت کیساتھ وابستہ رہینگی تو سرسبز رہینگی ورنہ نہیں۔

مینے الفاظ بیعت میں ایک لفظ بڑھانا چاہا تھا۔ کہ

آپس میں محبت بڑھائیں گے

مگر مینے دیکھا کہ بعض آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ اسلیئے میں ڈر گیا کہ ایسا نہو یہ لوگ معاہدہ کا خلاف کریں اور پھر معاہدہ کی خلاف ورزی سے نفاق پیدا ہو جاتا ہے۔ بہرحال آپس میں محبت بڑھاؤ اس کی بہت بڑی ضرورت ہے ہماری کمزوریاں ہوں تو دعا کرو کیونکہ دعا ہی تمام بیماریوں کا علاج ہے۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ توفیق دیگا اگر مجھے موقعہ ہوا تو بہت سی باتیں سناؤنگا۔

خطبہ جمعہ

"عقاید احمدیہ"

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ کو ملتہ الناس تک پہونچانے کا خاص اہتمام فرمایا جیسا کہ اوپر کہیں ذکر کیا گیا آپ ایک ایک دو دو جملے بیان فرماتے تھے پھر انہیں کو بلند آواز سے دیگر احباب اور آخر خاکسار (ایڈیٹر الحکم) لوگوں تک پہونچا دیتا تھا اس خطبہ میں حضرت نے عقاید احمدیہ کو واضح بیان فرمایا اور زاں بعد جماعت کو اشاعت اسلام کی طرف متوجہ کیا۔ اور پھر اپنے مطاع اور امام کے نقش قدم پر چل کر سلطنت برطانیہ کی وفاداری فرمانبرداری اور امن کی حمایت کی تعلیم دی اور بالآخر قوم میں وحدت اور باہم اخوت و محبت کا سبق پڑھایا اس خطبہ کو اور حضرت کی تقریر کو ہمارے مخالف ضرور غور سے پڑھیں اور خدا کیلئے وہ اپنی آواز اٹھائیں کہ اس کے بعد بھی انکا نور قلب ہمیں کافر کہنے کی دلیری کرتا ہے۔

اسی ضمن میں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ حضرت نے جب خطبہ کے پہونچانے کیلئے بعض دوستوں سے چاہا کہ بلند آواز سے پہونچائیں تو کسی نے کہدیا جو کچھ اردو زبان میں حضرت فرمائیں۔ وہ دوسرے آدمی کہیں حضرت نے فرمایا نہیں جو کچھ میں کہوں سب کچھ دہراؤ قرآن ہی تو پہونچانا ہے۔ ہم کیا اور ہمارے الفاظ کیا اصل برکت قرآن کریم ہی کے الفاظ میں ہے یہ فقرہ آپکے اخلاص اور قرآن کریم کی عظمت کے اظہار کے جوش کو ظاہر کرتا ہے۔ (ایڈیٹر)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اما بعد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

کلمہ توحید | تمام خطبے جو دنیا میں پڑھے جاتے ہیں۔

...کے زمانہ سے لیکر آجتک ان کا
...لہ الا اللہ و اشہد ان محمداً
...سے ہوتا ہے

...ر اور اسکے ...ئدے اسکا پہلا حصہ ہے۔ لا الہ الا اللہ اس کے تین فائدے ہین
...ہے۔ کہ جو شخص اسے باواز بلند پڑھ لیتا ہے
...ن اور شرک سے بیزار سمجھ لیتے ہین اور دوسرا
...یہ ہے کہ جب اس کے معنون پر حقیقی طور پر ایمان
...ہو ایسا مومن دنیا کے تمام اسباب اور ذرائع کو
...یچ مانتا ہے جب دیکھ لیتا ہے کہ میرا مولیٰ ان کو
...بناتا ہے۔ اور اسی نے ان مین تاثیر رکھدی ہے یعنی
...ل وہ سچا موحد ہو کر اسباب پر بھروسہ کرنا بھی شرک سمجھ
...لیتا ہے۔ یہ اعلیٰ درجہ کی بات ہے (ایڈیٹر) **تیسرا فائدہ**
...س کی شہادت تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام اولیا کرام
...یک زبان ہو کر دیتے آئے ہین یہ ہے کہ جب اس کلمہ کی
کثرت کیجاوے اور اسے بار بار سمجھکر دوہرایا جاوے تو
اللہ تعالیٰ تک پہونچنے کیلئے اور اسکے قرب کی راہ مین جو
حجاب اور پردے ہوتے ہین وہ آسانی سے بتدریج اٹھہ جاتے
ہین۔

فقرہ اول کے دو حصے اس کلمہ کے پہلے نقرہ کے دو حصے ہین ایک ہین لا الہ دوسرا ہین الا اللہ ہے پہلا حصہ گناہون کے دور کرنے اور ان سے بچانیکا سامان ہے۔ اور دوسرا نیکیون کے حاصل کرنیکا ذریعہ (لا الہ) مین دنیا کے تمام معبودون محبوبون اور مطلوبون کی نفی ہے جو کوئی چیز انسان کی نظر اور ایمان مین محبوب اور مطلوب ہی نہ رہے تو وہ ان امور پر جو گناہ ہین جہک کیونکر سکتا ہے۔ اصل اشیاء جو اسکے لیئے حلال ہین وہ بھی جب اسکا مقصود بالذات نہونگی تو جو اسپر حرام ہین انکی طرف تو وہ توجہ بھی نہین کر سکتا۔ اس طرحپر یہ پہلا حصہ لا الہ گناہون سے بچانے کا ذریعہ ٹھہرتا ہے۔ کس کس طرحپر ہر ایک گناہ سے انسان اس حصہ پر ایمان لا کر بچ سکتا ہے یہ لمبی بحث ہے دانشمند اس اصل پر جو مینے بیان کر دیا ہے غور کرین۔ الا اللہ سے نیکیون کی طرف توجہ کیونکر پیدا ہوتی ہے؟ اس طرحپر کہ جب انسان دنیا کے تمام مطلوبات و محبوبات کو فانی اور ادنیٰ یقین کر کے کامل الصفات خدا کیساتھہ پیوند کرتا ہے تو پھر اس کی تجلی اس کے تمام جذبات کو اپنی رضا کے نیچے کر لیتی ہے۔ اور اس کا اصل مطلوب ہر امر مین خدا ہوتا ہے پس وہ کسی کام کو کرتا ہی نہین جب تک وہ اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھے۔ یعنی جہان ایکطرف اسے نگران حال پاتا ہے۔ وہان دوسری طرف اس کی رضا اور اجازت کو دیکھتا ہے۔ اس طرحپر وہ نیکیون کو حاصل کرتا ہے (ایڈیٹر)

کلمہ کا دوسرا جزو پھر اس کلمہ کے ساتھ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ کا جملہ اس لئے لگایا کہ آپ نے دیکھہ لیا تھا۔ کہ زمانہ گذشتہ مین جو ہادی دنیا کی ہدایت کے لیئے وقتاً فوقتاً آئے ایک زمانہ گذرنے کے بعد انکو معبود بنا لیا گیا۔ اور خدا تعالیٰ کی معبودیت مین انکو شریک کر لیا گیا۔ اس گند سے دنیا کو بچانیکے لئے آپ نے اس حصہ کو رکہا تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عبد سمجھین اور آیندہ چونکہ اس امت مین رسل ہونگے اسلیئے انہین بھی کوئی معبود قرار نہ دے لے۔

پس مین اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ کو کلمہ کا متمم یقین کرتا ہون

اور مین ایمان رکھتا ہون کہ اس جزو پر ایمان لانیکے کے بدون مومن بن ہی نہین سکتا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے جو لا الہ الا اللہ کا منشا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی حسنات کاملہ پر غور کرتا اور اسکے اسماء اور افعال پر سوچتا ہے۔ تو یقیناً اسے اللہ تعالیٰ کے فرشتون

ایمان کے ارکان اللہ تعالیٰ کی کتابون اللہ تعالیٰ کے نبیون اور تقدیر اور حشر نشر پل صراط جنت و نار پر ایمان لانا لابدی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے صفات کے ہی ثمرات ہین اور ایمان باللہ کے لیئے لابد ہے کہ وہ اسکو صفات کاملہ سے موصوف یقین کرے چونکہ اسی نے تقدیر کو بنایا۔ ملائکہ کو پیدا کیا جنت و نار کو پیدا کیا۔ انبیاء علیہم السلام کو بھیجا۔ انکو صحائف دیئے اسلیئے

ملائکہ پر ایمان لانا۔ خدا کی کتابون اس کے رسولون تقدیر۔ حشر و نشر۔ پل صراط جنت و نار پر ایمان لانا ضروری ہو جاتا ہے

ایمان و اعمال پس میرے ایمان مین ایمان باللہ ہو ہی نہین سکتا جب تک وہ ان باتون پر بھی ایمان نہ لاوے پھر ایمان کے بعد اسکا اثر انسان کے جوارح پر ہوتا ہے جوارح سے جو امور سرزد ہوتے ہین۔ انکا نام اعمال ہے۔ انہین نماز ہے روزہ ہے حج ہے اخلاق فاضلہ ہین رذائل سے بچنا ہے ایمان باللہ اور ایمان کامل کیساتھہ اعمال بھی لابد ہین قرآن کریم سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا والذین یؤمنون بالآخرۃ یؤمنون بہ وھم علیٰ صلاتھم یحافظون ۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے تو وہ آخرت پر بھی ایمان لاتا ہے یعنی اللہ پر ایمان لانا آخرت پر ایمان لانیکے لیئے ضروری ہے۔ پھر اس ایمان کا اثر اعمال پر یون پڑتا ہے۔ کہ ایسے مومن اپنی نمازون کی حفاظت کرتے ہین انہین ضائع نہین ہونے دیتے پس یاد رکھو کہ جو شخص لا الہ الا اللہ کا دعویٰ کرے اور با این نماز کا تارک ہو اور قرآن کریم کی اتباع مین سستی کرے وہ اپنے اس لا الہ الا اللہ کے دعوے مین سچا نہین جیسا کہ یہ آیت ظاہر کرتی ہے۔

نبوت محمدیہ اس کے بعد حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ اس کلمہ مین موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اقرار کیساتھہ ہمین ضرورت پڑتی ہے۔ کہ ہم قرآن شریف مین دیکھین۔ کہ آپ کس درجہ کے انسان تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بلند معلوم کرنیکے لئے مومنون کو دو آیتین جو اونکی تعداد شہادت کی ہے۔ سامنے رکھنی پڑتی ہین۔ ایک جگہ فرمایا

انک لعلیٰ خلق عظیم

دوسری جگہ فرمایا کان فضل اللہ علیک عظیماً

اب غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو عظمتون کا ذکر کیا ہے ایک تو عظیم اخلاق پر ہوتا ہے بڑا ہوتا ہے پھر جس کو اللہ بڑا بنائے اسکا خیال کرو کہ وہ بڑائی کس شان کی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ جو کامل الصفات ہستی ہے اسکی طرف سے جسکو بڑائی عطا ہو وہ بڑائی ایسی نہین ہو سکتی جسکا وہم یا اندازہ ہو سکے۔ اور یہ بڑائی ایک اخلاق مین عطا کی اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثل اخلاق کا

فرصت طاقت توفیق زمانہ شباب اور صحیح وسالم زبان اور جفاکش طبیعت وہی ہے۔ مگر وہ ان خداداد قواے اور نعمتون سے لوگون کو مستفید نہین کرتے اور ڈوبتی ہوئی امت کی خبر نہین لیتے۔ پس مین یہ کہکر اپنے بیان کو ختم کرتا ہون کہ ہمین عورتون کی طرح قاعدین ہو کر گہر مین بیٹہ رہنا نہین چاہیئے۔ بلکہ مجاہدین ہو کر سمجہکر کرنا چاہیئے۔ کہ زمانہ نازک ہے کیونکہ ان دنون مین خدا مفید اور کارکن آدمیون کی لمبی عمر کرنا چاہتا ہے اور دوسرے اقسام کے لوگون کی چندان پرواہ نہین کرتا اور نہ کریگا پس جو کوئی چاہتا ہے۔ کہ اسکی عمر دراز اور آفات زمانہ سے محفوظ رہے اسے چاہیئے کہ وہ خود اپنے اوپر فی سبیل اللہ سفر کی تکالیف وارد کرلے پہر خدا ایسا نہین ہے کہ اسپر اور بہی دوسری تکالیف وارد کرے جو اپنے خود خدا کیلیئے اپنے تئین مصائب اور تکالیف مین ڈالتا ہے۔ خدا اسے آرام مین رکہیگا اور جو خود آرام اور طمانیت سے تسلی یافتہ ہے۔ وہ اس سے جدا کیا جائے گا جو اسکے لیئے آگ مین ہے وہ آگ سے بچایا جاویگا جو اس کیلیئے دردمند ہے۔ خدا اس کیلیئے دردمند ہے۔

ماسٹر صاحب کی تقریر کے بعد شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم نے ایک مختصر سی تقریر کی اور اس مین بتایا کہ حضرت مسیح موعود مغفور نے آکر کیا تبدیلی کی ہے۔ اور پہر یہ بہی بتایا کہ عیسائیون نے ایک عاجز انسان کو خدا بنانے مین بہت بڑی غلطی کی ہے ایکطرف اسے خدا مانا دوسری طرف اسکی انسانی کمزوریون کا شکار بنایا اور اسکی ایسی حالت انجیل کے ذریعہ دکہائی کہ شرم آجاتی ہے۔ آریون نے روح مادہ کو ازلی اور غیر مخلوق قرار دیکر بہت بڑا شرک کیا ہے۔ اور اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو حقیقی خدا کا چہرہ دکہاتا ہے۔

پہر ایک نظم کے بعد میان اللہ دین فلاسفر نے تقریر کی اسکا خلاصہ اور لب لباب یہ تہا۔

مسمریزم والون نے تسلیم کیا ہے کہ بڑون پر چہوٹون کا اثر نہین پڑ سکتا۔ مین ایک معمولی اور چہوٹا آدمی ہون اور آپ بزرگ ہین میرا اثر آپ پر تو نہین پڑ سکتا۔ لیکن مین صرف چند باتین کہنی چاہتا ہون وہ یہ ہین کہ انبیاء علیہم السلام کی دنیا مین آنیکی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ اعلیٰ درجہ کا نمونہ جو اپنے آپکو پیش کرتے ہین دوسرے لوگ بہی اسی رنگ مین رنگین ہو جائین خدا تعالیٰ کے حضور بخل اور کمی نہین ہے۔ اسلیئے ہر شخص جو اس رنگ مین رنگا جاوے وہ خدا تعالےٰ کے فیض کو حاصل کر سکتا ہے دیکہو پانی کے پاس کیسے ہی غلیظ اور ناپاک کپڑے لیجاوین مگر وہ انہین بالکل صاف کر دیگا۔ تو کیا خدا پانی سے (جو اسکی مخلوق ہے) بہی گیا گزرا ہے جو لوگون کو پاک صاف نہین کرتا۔ اس مقصد کیلیئے اس نے انبیاء کو بہیجا ہے جو روحانی معلم ہوتے ہین۔ اور انکا کام مخلوق کو پاک صاف کرنا ہوتا ہے ان سب مین افضل اور سب سے زیادہ پاک صاف کرنے کی قوت رکہنے والے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہین اسلیئے آپکے متعلق قرآن کریم مین آیا ہے ویزکیہم اور وہ پاک صاف کرتا ہے۔ آپ کی قوت قدسی ایسی طاقتور اور پر اثر ہے کہ اس وقت تک اور قیامت تک بہی آپکے پاک انفاس کی بدولت ہزارون لاکہون انسان پاک صاف ہوتے رہینگے۔ اسی بنا پر حضرت مسیح موعود مغفور نے فرمایا۔

وآن مسیح ناصری از دم او شد بے شمار

یعنی اسکی قوت قدسی نے بیشمار انسان مسیح ناصری کی رنگ وخصلت پر بنا دیئے ہین غرض آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی بہت بڑی زبردست ہے۔ حضرت مسیح موعود بہی اس قوت قدسی کا نمونہ تہے۔ اور وہ آپ بہی ہم سب کو پاک کرنا چاہتے تہے۔ اور انہون نے لاکہون کو پاک کیا۔

یہ ساری باتین تقوی سے حاصل ہوتی ہین اور متقی **اولیاء اللہ** مین داخل ہوتا ہے۔ قرآن شریف سے یہی ثابت ہے غرض مین یہی عرض کرتا ہون کہ ہمین اوپرے رنگون پر شیدا نہین ہونا چاہیئے۔ بلکہ حقیقی اور دائمی رنگ جو کامل خوبصورتی اپنے اندر رکہتا ہے اسپر عاشق ہونا چاہیئے اور وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ **لا الٰہ الا اللہ** مین **اللہ** کے معنے محبوب بہی ہین۔ پس تزکیہ نفس کی ضرورت ہے اور یہ لمبی دعاؤن اور نمازون سے ہوتا ہے صوفیاء نے **اقم الصلوٰۃ لدلوك الشمس الی غسق اللیل** تک نماز پڑہے ہین ایسی لمبی نمازین پڑہکر دیکہی ہین حضرت مسیح موعود نے تین تین گہنٹہ کا بہی سجدہ کیا ہے۔ پس تم کبہی ایک آدہ مرتبہ ہی ایسا کر لیا کرو۔"

فلاسفر کی تقریر پنجابی زبان مین تہی مینے انکا خلاصہ اپنے الفاظ مین لکہدیا ہے لوگون نے اسے بہت پسند کیا اسکے بعد خاکسار ایڈیٹر الحکم نے اغراض سلوعہ سنگت اور ضرورت واعظین پر تقریر کی اور کہا۔

کہ ہر شخص واعظ کا کام کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود مغفور نے یہ خواہش کی تہی اسلام کی تبلیغ دنیا مین اسی طرح پر ہوئی ہے۔ ہر شخص اپنے پیشہ اور کام کے لحاظ سے دوسرے لوگون سے تعلق رکہتا ہے اگر وہ اس صداقت کو جو اسنے پائی بغیر کسی قسم کے تکلف کے صفائی سے پہونچا دے تو تبلیغ کا سلسلہ اچہی طرح سے جاری رہتا ہے مباحثون اور مناظرون کی ضرورت نہین اس سے کوئی فائدہ نہین پہونچتا۔

حضرت مسیح موعود سے خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ مین تیری تبلیغ کو زمین کے کنارون تک پہونچادون گا مبارک ہونگے وہ لوگ جو اسکا ذریعہ ہونگے۔

پہر اسکے ضمن مین بتایا کہ لوگون کے اعتراضون کی پرواہ نہین کرنی چاہیئے۔ اسلیئے کہ اعتراض ہوتے رہتے ہین۔ اور یہ سلسلہ ختم نہین ہوتا صداقت کے ثبوت کے زبردست دلائل کے مقابلہ مین اعتراضات بے حقیقت ہوتے ہین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کیسی درخشان اور روشن ہے مگر اینک اسپر نااہل اعتراض کرتے ہین پہر حضرت مسیح موعود مغفور کے کسی کام پر اگر نکتہ چینی کرین تو کیا؟

واعظ بننے سے بہت بڑا فائدہ یہ بہی ہوتا ہے کہ انسان اپنے نفس کی اصلاح کے لیئے موقعہ ملتا ہے۔ اگر نمائش یا تکلف کے طور پر بہی وہ اصلاح کرے تو رفتہ رفتہ وہ اصلاح حقیقت بہی اپنے اندر پیدا کرے گی۔ حضرت مسیح موعود نے ایک مرتبہ نماز مین حصول لذت پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا تہا کہ جس طرح ایک مے نوش یا کوئی اور نشہ استعمال کرنیوالا جبتک اسے پوری لذت حاصل نہو اسے پیتا جاتا ہے

اسی طرح نماز میں لذت حاصل کرنیکے لئے نماز ہی پڑہنی چاہیئے میں آپکو یہ بہی بتانا چاہتا ہوں کہ انسان ایک ذوق پسند ہستی ہے۔ اور وہ مختلف صورتوں سے لذت اور ذوق حاصل کرنا چاہتا ہے۔ مگر حقیقی لذت خدا میں ملتی ہے۔ عبودیت کی حقیقت جسقدر انسان میں پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اسی قدر وہ معرفت آلہی کی لذت سے سرشار ہو جاتا ہے پس اس حقیقت کو حاصل کرنا چاہیئے جب یہ حقیقت انسان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ تو پہر مصائب و تکالیف بہی محسوس اللذت ہو جاتی ہیں اور یہی وجہ ہے جو قرآن مجید نے صاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ مومن **لایحزن** ہوتا ہے غرض آپ لوگ تبلیغ کے کام میں اپنے فرائض کو شناخت کریں۔ اور ہر شخص واعظ کی حیثیت سے کام کرے۔

اب نماز عصر ہوگی اور اسکے بعد حضرت **خلیفۃ المسیح** کا درس قرآن ہوگا۔ اور اس شخص کے منہ سے آپ اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کے حقایق سنیں گے۔ جو فی الحقیقت اسکے سنانے کا حق اور منصب رکہتا ہے۔ جو کامل **عارف باللہ** ہے۔ اور وہ چار لاکہہ میں ایک آدمی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود مغفور کی دعاؤں اور تربیت کا **عملی نمونہ** ہے اسی لئے اسنے کہا تہا۔

چہ خوش بودے اگر ہریک ز امت نوردین بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقین بودے

یعنی جب کوئی شخص یقین اور معرفت کے نور سے منور اور معمور ہو جاتا ہے تب وہ

نوردین

بنتا ہے اس سے مقام نوردین کا پتہ لگتا ہے کہ وہ بصیرت اور معرفت کے کس مقام پر ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسکو **ہمارا امام اور ہمیں خلیفہ** کیا ہے ہاں خود خدا نے آپ اسے خلیفہ کیا ہے اسلیئے کہ خلیفہ بنانا اسی کا کام اور یہ انسانی **طاقت اور انتخاب** کا کام نہیں ہوتا۔ پس اس کے بعد

آپ اپنے مطاع اور خلیفہ

کے منہ سے خدا کا کلام سنیں گے۔ میں اب دعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس امام کا سایہ بہت عرصہ تک ہمارے سر پر قایم رکہے اور ہم اس کی دردمندانہ دعاؤں سے فیض حاصل کرتے رہیں۔ اور ہم میں وہ بات پیدا ہو جو وہ پیدا کرنی چاہتا ہے۔ (آمین)

پہر نماز عصر ہوئی اور اسکے بعد درس قرآن مجید ہوا سورہ **طٰہٰ** کا دوسرا رکوع حضرت نے سنایا۔ درس کے بعد حضرت نے بہت **لمبی دعا کی** اللہ تعالیٰ اسے ہمارے حق میں قبول فرماوے آمین ازاں بعد بہت سے احباب نے شرف نیاز حاصل کیا اور سینکڑوں آدمی

داخل بعیت ہوئے

حضرت نے بعیت میں خصوصیت سے مندرجہ ذیل الفاظ اضافہ کئے۔ "میں شرک نہیں کرونگا چوری نہیں کرونگا۔ بدکاریوں کے نزدیک نہیں جاؤنگا کسی پر بہتان نہیں لگاؤنگا چہوٹے بچوں کو ضایع نہیں کرونگا"

"نماز کی پابندی کرونگا۔ اور زکوٰۃ روزہ حج اپنی طاقت کے موافق ادا کرنیکو مستعد رہونگا"

بعیت کے بعد آپنے **حقیقت البیعت** پر مندرجہ ذیل تقریر کی

خلیفۃ المسیح کی تقریر حقیقت البیعت پر

بعیت کے معنے بک جانے کے ہیں جو شخص بعیت کرتا ہے وہ اپنے آپکو بیچ دیتا ہے۔ یاد رکہو کہ اپنے آپکو بیچ دینا معمولی کام نہیں بلکہ بہت بڑی ذمہ واری کا کام ہے جو شخص بعیت لیتا ہے۔ اسکی ذمہ واری کو تو تم سمجھ ہی نہیں سکتے۔ یہ بہت خطرناک کام ہے۔ اگر ہم اس ذمہ واری کو سوچیں اس ستر برس سے متجاوز عمر میں بہی کیسکو دیکہو کہ دین اور دنیا کے کتوں کی طرح یہ کوشش کریں کہ تمہیں اپنے مطلب پر ڈھال لیں اور کچھ حاصل کریں تو اس سے بڑہکر **لعنتی کام** کیا ہوگا۔

خدا تعالیٰ نے اسوقت تک میری پرورش فرمائی ہے اور ہر طرح سے مجھے نوازا ہے۔ میں نے اسکے فضلوں کو اپنے شامل حال دیکہا ہے۔ کیا اس ستر برس کے تجربہ کے بعد بہی میں یہ کام کر سکتا ہوں

پہر تم لوگ اپنا ہرج کر کے اور خرچ کر کے آئے ہو کیا اسلئے کہ کسی **فریبی** کو دیکہو وطن چہوڑ کر اور کرایہ دیکر تمہیں آنا پڑا ہے۔ اور معمولی اخراجات کے علاوہ چندے بہی تمہیں دینے ہونگے۔ پہر وطن اور اقارب سے الگ ہو یہاں تمہیں وہ آرام نہیں ملسکتا۔ جو وطن اور گہر میں حاصل تہا سب کو چارپائی نہیں ملیگی۔ اور زمین پر سونا پڑیگا۔ حالانکہ گہر پر تمہیں چارپائیاں تہیں حاصل تہیں وہاں مرضی کے موافق کہانا ملتا تہا۔ یہاں شاید یہ بات نہو وہاں انسان کچھہ نہ کچھہ کماتا ہے۔ اور یہاں کمایا ہوا بہی دینا پڑتا ہے۔ اس قسم کی مشکلات کو دیکہکر بہی تم اگر محض

دہوکہ کہا کر آتے ہو

تو یہ کیسا خطرناک امر ہے مگر میں یقین رکہتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔ پہر میرا کام تو اور بہی مشکل ہے۔ میرا حال تو ایسا ہے کہ گویا بعیت لیتے وقت **تلوار کی دہار پر چلنا پڑتا ہے** میرے دل میں کبہی یہ خواہش اور آرزو نہیں پیدا ہوئی۔ کہ لوگوں سے بعیت لوں میں اپنی جان پر کسی کی بعیت کر لینا بعیت لینے سے بہت آسان سمجھتا تہا میرے وہم و گمان میں بہی یہ بات نہ آئی تہی پیر بننے کی خواہش نہ تہی اور رزق کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا یقین دلا دیا ہے کہ وہ آپ میری تمام ضرورتوں کا ضرورتوں سے پہلے تکفل فرماتا ہے۔ اور ستر برس سے متجاوز عمر یعنی اسوقت تک میں نے اسکا تجربہ کیا ہے۔ اور ہر روز کرتا ہوں کہ وہی مجہے دیتا ہے۔ کہانیکو پہننے کو پینے کو اور پہر میرے رہنے کیلئے وہی سامان کرتا ہے۔

پہر تم ہی سوچ لو کہ جس خدا نے مجھے اس عمر تک دیا اور اب اور کتنا وقت رہگیا ہے جس کے لیے میں اس خدا کے ان انعامات کو دیکہکر بہی پہر فریب سے لوگوں کا مال مارنا شروع کروں؟ یہ بات میرے تو وہم میں بہی نہیں آسکتی۔

اگر ایسا ہو تو میرے جیسا **لعنتی کون ہوگا** بارک اللہ علیک وفی مالک واولادک وازواجک

اور اگر تم اپنے مال خرچ کر کے اور تکلیفیں اٹہا کر ایک شہر کے تعیشے میں جاؤ تو تم جیسا احمق کون ہوگا مگر نہیں تم کو خدا نے احمق نہیں بنایا بلکہ اسنے تمہیں ان میں داخل کیا ہے

منشار کو پورا کرنیکا تہیہ کیا اور حضرت امام کی

زبان اپنے منہ میں لیکر بولا

اور اس غرض کو ادا کیا آخر میں پہر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اس کے شریک ہوئے۔ اور خدا کے فضل سے ایک ہی نام کے اور ایک ہی باپ کے دو بیٹوں کو یہ فخر حاصل ہوا۔

کہ وہ زبان امام کا کام دیتے رہے

جمعہ کا خطبہ اپنی اہمیت اور شان کے لحاظ سے نہایت عظیم الشان اور ضروری تہے۔ اس میں حضرت نے جراءت اور قوت اور شوکت الفاظ کیساتہہ

تبلیغ کی ہے

میں اپنے الفاظ پر کہتا ہوں کہ اس رنگ کو میں الفاظ میں ادا نہیں کر سکتا۔ حضرت کے چہرے کی کچھہ اور ہی حالت تہی جیسے کوئی شخص فنا فی اللہ ہوتا ہے۔ اور ایک بودگی اور جوش اس پر طاری تہا ایسی صورت تہی میں اس خطبہ کو دوسری جگہ درج کرتا ہوں اور

سلسلہ کے مخالف علماء

کو خدا کا واسطہ دیکر کہتا ہوں کہ وہ اسکو پڑہیں اور پہر موت اور خدا کے حضور کہڑے ہونیکا خیال کرکے بتادیں کہ

کیا یہ کافروں کے عقاید ہیں

سلسلہ کے پرانے اور سخت مخالف مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کی خدمت میں خصوصاً عرض ہے کہ یہ اعلان عقاید کا ہزاروں انسانوں کے سامنے جس شان سے کیا گیا ہے۔ وہ ان کے لیے خاص توجہ چاہتا ہے۔ وہ خدا کے لئے سوچیں اور اگر ان عقاید کے رکہتے ہوئے بہی وہ ہمیں کافر کہنے کی جراءت کریں تو پہر

انا للہ وانا الیہ راجعون

جلسہ کی کارروائی

(۲۴ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء)

آج بہت سے احباب قادیان میں پہونچ چکے تہے بعد نماز ظہر ساوہ سنگت کا جلسہ جامع مسجد میں ہوا۔

ساوہ سنگت کے معروف کرانے کی ناظرین الحکم سے ضرورت نہیں کیونکہ ایک سے زیادہ مرتبہ اسکا ذکر الحکم کے کالموں میں ہو چکا ہے۔ سب سے اول میاں عبد الباسط طالبعلم مدرسہ تعلیم الاسلام نے یہ نظم پڑہی

جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے

اس نظم کو میاں عبد الباسط صاحب نے نہایت عمدگی جوش اور دلبری سے پڑہا۔ اس نظم سے متاثر ہو کر حاجی عمر ڈار صاحب نے ایک روپیہ انعام دیا اس کے بعد

ماسٹر عبد الرحمن صاحب کی تقریر

اغراض و مقاصد پر ہوئی وہ ساوہ سنگت کی غرض یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص اس سچائی کو جو اس نے قبول کی ہے دوسرے لوگوں تک پہونچائے

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ اما بعد واضح ہو کہ ہر ایک کام جو کیا جاتا ہے اصل میں ایک حصہ تو شیطانی ہوتا ہے اور ایک رحمانی ہوتا ہے پس جو کام محض رضا الٰہی کیلیئے کیا جاتا ہے۔ وہ کام سراسر رحمانی ہوتا ہے جس کی خدا خود قدر کرتا ہے اور جس کام میں کوئی ظاہری یا مخفی ریا اور نمود ملحوظ خاطر ہوتی ہے۔ وہ شیطانی کام ہوتا ہے جسکا اجر خدا سے نہیں ملسکتا۔ پس جو کچھ ہم کریں خدا کیلئے کریں اور کوئی نہاں در نہاں ناموری اور شہرت کی خواہش ہمارے دل میں ہرگز نہو (خدا کرے کہ ایسا ہی ہو)

جاننا چاہیئے کہ ہم لوگوں نے یہاں ایک انجمن موسوم بہ ساوہ سنگت کچھہ عرصہ سے قایم کی ہوئی ہے۔ جس کے مربی اور سرپرست حضرت خلیفۃ المسیح ہیں اور اس کے ممبروں کے فرائض یہ ہیں کہ ہم تحریراً یا تقریراً اور ٹریکٹ سیریز کے ذریعہ سے تبلیغ کریں۔ کچھہ ٹریکٹ تو پہلے سکھہ صاحبان کو بیدار کرنیکے لئے شایع کئے گئے ہیں اور اب بہی ارادہ ہے کہ پنجاب کی لوکل ضرورتوں کو پورا کرنیکی غرض سے اور ایسے ہی ٹریکٹ شایع کریں۔ اور دوسرا ذریعہ تبلیغ کا یہ ہے کہ ساوہ سنگت کے بعض ممبر اپنا روزانہ کام اور فرائض منصبی پورا کرکے باہر دیہات میں جاجاکر بوقت شب گاؤں والوں کو دین اسلام کے موٹے موٹے اصول بتلاتے اور بدعات اور قبیح بدعات سے انہیں متنبہ کرتے ہیں اور دیہات

میں کوٹھہ پر رات کے وقت مردوں اور عورتوں کو وعظ کرتے ہیں اور ضرورتاً ان لوگوں کو سلسلہ احمدیہ کے اصول سے آگاہی دیجاتی ہے۔ اور ان غلط فہمیوں اور افتراؤں کو رفع کیا جاتا ہے جو زمانہ کے علماء نے ہمارے پاک اصول کے بارہ میں اپنی خائنانہ تحریروں یا تقریروں سے عوام کالانعام میں پھیلائی ہوئی ہیں اور انہیں مغالطہ میں ڈالا ہوا ہے

غرضیکہ تبلیغ کرنا اس انجمن کا مقصد اعلیٰ ہے جو یہ کر رہی ہے۔ اور ہماری اس تقریر سے صرف یہی غرض ہے کہ ہم لوگ جو کچھہ بیان کرتے ہیں وہ تو بیان ہوتا ہے مگر ہماری غرض اس بیان سے یہ ہے کہ آپ لوگ بہی اپنے اپنے گہروں کے گردو نواح اور قرب وجوار میں کم از کم دس میل تک بالفعل اس زبانی تبلیغ کو سرانجام کریں کیونکہ خدا نے آسمانی نشانوں اور شہادتوں سے جو حجت اس زمانہ میں لوگوں پر پوری کی ہے اسکا علم انہیں بزبان پنجابی دیا جاوے اور ہماری یہ غرض نہیں ہے کہ باہر جا کر دیہاتوں میں اکہاڑے قایم کئے جاویں یا بحث مباحثہ کے آوازے لگائے جاویں بلکہ نہایت صلح و آشتی کیساتہہ امر حق سے انہیں آگاہ کیا جاوے ہاں اگر کوئی عقدہ کشائی کے لحاظ اور خیال سے بعض اور شکوک کا ازالہ کرانا چاہے تو ایسی صورتوں میں ایسے قابل رحم اشخاص کی باتوں کو سن کر انہیں صحیح جواب دئے جاویں اور انہیں سلوک سے زبانی دینے کی سعی کیجاوے اور ہماری غرض یہ ہے کہ ایسی انجمنیں ساوہ سنگت جا بجا قائم ہوں جنکا فرض اردگرد کے دیہاتوں کو دین اسلام کے اصولوں سے آگاہ کرنا ہوگا۔ اور اس کام کے انصرام کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ایسے مبلغین پوری تحصیل کردہ مولوی فاضل یا بی۔ اے تک تعلیم یافتہ ہی ہوں۔ بلکہ اس کام کو وہ لوگ بہی ایک حد تک پورا کرسکتے ہیں جنہوں نے قادیان کی بابرکت صحبت اور حضرت اقدس علیہ السلام کی تحریروں سے فیض پایا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اس کام کو ایک تہوڑی لیاقت اور استعداد والا بہی کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ درحقیقت وہ تہہ دل سے اس کام کو لیکر خدا کو راضی کرنیکے لئے اپنے فرض تبلیغ سے

سکہ دنیا جاتا تھا اور وہ یون ہی ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدس کی کتابون کے نبعض ضروری حصص کو خلاصہ کرکے بزبان پنجابی دہقانون کو سنایا کرے یا اگر ایسا ہی نہ ہو تو حضرت اقدس کی کتاب کے بعض مضمون کو پڑھ پڑھکر انکا مطلب پنجابی زبان مین لوگون کو تبلاتا جاوے مگر ایسے مبتدی مبلغین کو واجب ہے کہ اس کام کو اول اول اپنے گھر مین جاری کرین پہر اپنے کوٹھے پر پہر اپنے ہمسایون کو بلاکر تبلیغ کرین بعد ازان ارد گرد کے دیہات مین جاکر قوت شب جوتون مردون کو اپنی تبلیغ سے بہرہ ور کرے۔ اگر ہماری انجمنہائے احمدیہ جو پنجاب کے مختلف مقامات مین ہین اس سسٹم کو جاری کرین اور اپنے اپنے گاؤن اور گرد و نواح کے دیہات مین لوگون کو ہر روز یون آگاہ کرتے رہین کہ آج اس گاؤن مین وعظ ہوا اور کل دوسرے مین حتیٰ کہ گرد و پیش کے ان تمام دیہات مین کم از کم مہینہ مین ایک ایکمرتبہ وعظ ہو جایا کرے جو اس کی انجمن سے چہ سات کوس تک واقع ہین یہ تجویز جو مینے پیش کی ہے یہ کوئی فرضی تجویز نہین ہے۔ بلکہ یہان کی سادہ سنگت اس تجویز پر کچھ عرصے سے عملدرآمد کر رہی ہے چنانچہ گزشتہ دو ماہ مین قریباً ۲۰ لیکچر اور وعظ گرد و نواح اور قادیان کے چوک مین ہو چکے ہین دراصل وہ زندگی بہی لعنتی زندگی ہے جس مین انسان ہر وقت یعنی باطن اپنے نفس اور گہر کے کاروبار مین چیونٹی اور کیڑے کی طرح لگا رہتا ہے۔ اور خدا کی طرف نظر اٹہا کر نہین دیکھتا ہے۔ آپ لوگ بازار مین دیکھین کہ صبح سے لیکر شام تک ہزارون لوگ ادہر سے ادہر بھاگے چلے جا رہے ہین اور ویسے لوگون سے اگر دریافت کیا جاوے کہ تم ایسی سرگرمی سے کیون دوڑ دہوپ کر رہے ہو تو ان مین سے غالباً نوے یا ۹۰ فیصدی ایسے لوگ ملین گے جو یہ جواب دینگے کہ مین دوائی لینے چلا ہون فلان چیز کے خرید و فروخت کے لیئے جلدی مین ہون بس ایسے لوگ درحقیقت اسی جہان مین دوزخ ہمیشہ دیکھ لیتے ہین جن کے دلون پر دنیاوی ہموم و غموم ہر وقت مستولی رہتے ہین اور خدا بینی اور نیکی کیلئے ان کے اندر کوئی خانہ خالی نہین رہا اور دنیاوی خواہشون کی آگ مین ہر وقت جل رہے ہین اور سوتے جاگتے چلتے پہرتے عملی صورت مین نفسی نفسی پکار رہے ہین بعض لوگ بلکہ اکثر احباب ایسے بہی ہین جنہون نے حضرت اقدس کی دس پندرہ تصانیف تو ضرور مطالعہ کی ہین اور قرآن سے بہی کسی قدر مس ہے لیکن وہ تبلیغ مین اسلیئے حصہ نہین لیتے کہ ہم پورے عالم تحصیل کردہ نہیں ہین انہین جاننا چاہیئے۔ کہ خدا نے یہ نہین فرمایا کہ پورے عالم متبحر ہی ہو کر تبلیغ کیا کرو یا پورے امیر کبیر ہو کر ہی زکوٰۃ دیا کرو بلکہ خدا تو تم سے یہی چاہتا ہے۔ کہ

مما رزقنٰهم ينفقون یعنے جو کچھ اور جتنا کچھ خدا نے تمہین دیا ہوا سمین سے یہ خرچ کرو یہ نہین فرمایا کہ فلان حد یا تبحر تک ہی پہونچکر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیا کرو بلکہ قرآن شریف مین ایک جگہ آیا ہے۔ کہ یہود یون کے تین گروہ ایک جگہ رہتے تہے ان مین سے بعض تو لوگون کو نیکی بدی سے آگاہ کیا کرتے تہے اور بعض موسٰی بدین خود وہ عیسٰی بدین خود کے غلط اصول کے پابند ہو کر دوسرونکو نیکی بدی سے آگاہی نہین دیا کرتے تہے اور بعض خود بدکاری نافرمانی مین مبتلا اور گرفتار تہے۔ پہر جب خدا کا غضب اور عذاب آیا سبکو بہا لیگیا مگر صرف ان لوگونپر رحم ہوا جو لوگونکو بدکاری نافرمانی شرارت اور ایک ناجائز امر سے منع کرتے تہے۔ مین خدا کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ یہان ایکدفعہ طاعون کا زور تہا ۷۰ آدمی ہر روز مرتے تہے میری جن ران مین درد اٹہا اور طاعون کا ڈر ہوا تو مینے محلہ والی عورتون کو بلا کر وعظ شروع کر دیا ابہی رکوع ختم نہین ہوا تہا۔ کہ درد رفع ہوگیا پس ان ایام مصائب اور طاعون سے محفوظ رہنے کا ایک یہ بہی مجرب اور صحیح نسخہ ہے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیا کرین اور دوسرا فائدہ اس سے یہ ہوتا ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح اس سے بہت جلد ہوتی ہے دیہات کے وعظون اور لیکچرون سے یہ امر واضح ہو گیا ہے۔ کہ ان لوگون کو حق اور راستی سے کچھ حصہ نہین دیا گیا وہ وہ لوگ ہدایت کے بہت قریب ہین اور انکو قادیان پر حسن ظن ہے۔ مگر ہماری غفلت کیوجہ سے وہ تاحال ہم سے دور ہین اور عام پیرون اور ملاؤن سے وہ سیر ہو چکے ہین۔ پیرونکو ایسے ہی فراموش کیا جاتا ہے جیسے کہ ہماری جماعت کے اکثر احباب اپنی عورتون کو مواعظ اور نصائح سے محروم اور بے نصیب رکھتے ہین (الاماشاء اللہ)

دراصل جو کتابین پڑہی جاتی ہین اور انکا حاصل بخیر لوگونکو تبلا نہین دیا جاتا ۔ایک پہلو سے وہ کتابین اور ان کا پڑھا ہوا رائیگان ہی جاتا ہے۔ اور وہ اس طرح ہے۔ کہ کتابون مین جو کچھ لکھا ہوا ہے۔ ان میں سے تو لکھا پڑھا انسان خود پڑھ پڑھا کر مستفید اور مستفیض ہو سکتا ہے۔ لیکن جن کتابون کو پڑہکر پیٹ یا دماغ مین ڈالا گیا ہے وہ تو ضائع ہی گئیں کیونکہ کتابین جو کہول کر پڑہی جا سکتی ہین مگر پیٹ یا دماغ کو کون پہاڑے اور انکا مطالعہ کرے اگر زبان گویا نہین اور بولنے اور وعظ کرنیکی عادت جوانی یا بطور پیشہ نہین ڈالی گئی تو پہر دوسرو کے لحاظ سے پڑھا لکھا اور عالم متبحر ہونا بیسود ٹھہرا جب تک کہ اس سے لوگ چشمہ کی طرح مستفید نہ ہون بس علم نافع وہی ہے جس سے لوگ فائدہ اٹھا دین ورنہ بچھلون اسفار کی طرح تحصیل کردہ اندر ہی اندر سڑ رہا ہے۔ اور وہ ترقی میں نہین بلکہ تنزل مین ہے۔ ہاں ایسے واعظون اور سادہ سنگت کے ممبرون کے لیئے چند باتین قابل یادداشت کے ہین اور وہ یہ ہین اول یہ کہ ایسے لوگون کو پرلے درجے کا حلیم اور صابر ہونا ازبس ضروری ہے اور وہ کسی کی درشتی اور سختی پر ہرگز نہ بہڑک اٹھین ورنہ وہ خود ہی سوچین کہ اگر ہم لڑنے اور مخالفین کا دست بدست جواب دینے اور انکی درشتی کا درشتی سے مقابلہ کرنے مین مصروف ہوتے رہین تو پہر کس کس سے مقابلہ کرینگے اور کس کس کے تھپڑ کا جواب دینگے ہم تہوڑے ہین اور مخالفین ہزارون میں پہر اگر صبر نہ کرینگے تو زمانہ تھپڑ لگا لگا کر ہمین صابر بنا سکہائیگا بلکہ ہمین تو پتھر لگا کر بہی مخالفون کو پتھر سے جواب نہین دینا چاہیئے بلکہ ایسے مقام سے اعراض اور کنارہ کشی سنت نبویہ مین داخل ہے مین تمہین خدا کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ یہ بات بالکل سچ ہے کہ یہ راستی اور صداقت جو خدا کا مسیح ہمین دیگیا یہ تو ضرور دنیا پر غالب آجائیگی مگر افسوس ہے تو صرف ان نا اہل لوگونپر ہوگا جنکو خدا نے موقعہ